﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۵/ستمبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۳۹

۳/جمادی الثانی ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۲۵/تبوک ۱۳۷۷ ہجری

آنحضرت ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ اس لئے بنایا گیا کہ آپؐ بندے اور خدا کے درمیان محبت پیدا کرنے کا ایک وسیلہ تھے

(آیات قرآنیه اور حضرت اقدس مسیح موعود علیه السلام کی تحریرات کے حواله سے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ کی سیرت طیبه کا نہایت بصیرت افروز تذکرہ)

۱۹۹۳ء سے اب تک عالمی بیعت میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد اللہ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس ساری دنیا پر چھا جائیں مگر وہ بن کر چھائیں جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہوں۔ اور اس کی خاطر اپنے دین کو خالص کر رہے ہوں

جلسه سالانه برطانیه کے تیسرے روز ۲/اگست ۱۹۹۸ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کے اختتامی خطاب کا خلاصه

دوسری قسط

حضور انور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے سیرت النبی ﷺ کے ذکر کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ "لَو کُنتَ فَظًّا غَلِیظَ القَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ" کے تعلق میں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مارنے کے لئے لپکے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کہو اور پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے۔ نہ کہ تنگی کرنے والے اور سختی سے پیش آنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب الوضوء)

آپؐ نے دعا کرنے کا طریق سکھلایا۔ حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، "اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق پر دعا نہیں کی"۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے، پھر نبی پر درود بھیجے، اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء)

حضور انور نے فرمایا کہ اس میں دعا کا راز سمجھایا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے پیارے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے لئے دعا کرنا جن کے احسانات تلے ہماری گردنیں ہمیشہ خم رہیں گی اللہ تعالیٰ کو کتنا پیارا لگتا ہوگا۔ پس یہ راز ہمیں سمجھایا کہ تم مجھے دعائیں دو گے تو اللہ کی رحمت خود بخود تم پر اترے گی۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے صحابہ سے جو محبت رکھتے تھے اس کے الگ بیان کی ضرورت نہیں تھی مگر بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعض صحابہ سے خصوصیت سے آپؐ نے اپنی محبت کا ذکر فرمایا۔ حضرت معاذؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس لئے تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا کبھی نہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا نہیں کر سکتے

خائن لوگوں کی اولادیں دین سے سرکنے لگتی ہیں اور رفته رفته بدانجام کو پہنچتی ہیں

(خلاصه خطبه جمعه فرموده ۱۱/ستمبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۱/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ انفال کی آیت نمبر ۲۸ اور ۲۹ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات کا تعلق بھی امانت سے ہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبات جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں

باقی صفحه نمبر ۱۰ پر ملاحظه فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۵/ستمبر ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ بچوں کی کلاس منعقد ہوئی۔ آج فی البدیہہ تقاریر لڑکیوں اور لڑکوں کے جونیئر اور سینئر گروپس میں کروائی گئیں۔ تقاریر کے موضوعات موسم گرما کی چھٹیاں، مجھے ہفتہ کی کلاس کیوں پسند ہے، نماز کی اہمیت، ایم ٹی اے کیوں اہم ہے، والدین کا احترام، یو کے جلسہ سالانہ، میری پسندیدہ کھیل، وغیرہ تھے۔ ہر مقرر کو ۲ منٹ دئے گئے۔ بعدہ Blinffold Game کا مظاہرہ ہوا جسے بچوں نے دلچسپی سے دیکھا اور آخر پر ایک نغمہ سنایا گیا۔

اتوار، ۶/ستمبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا امریکہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۸ء پر اختتامی خطاب براڈکاسٹ کیا گیا۔

سوموار، ۷/ستمبر ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷۹ جو ۶/مئی ۱۹۹۶ء کو پہلی بار دکھائی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۸/ستمبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۶۸ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آج کی کلاس سورۃ الذاریات کی آیت نمبر ۲۸ سے شروع ہوئی۔ ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس معزز اجنبی مہمانوں کے آنے کا واقعہ بیان ہوا ہے جنہوں نے السلام علیکم کے بجائے سلٰماً کہا اور جواب میں حضرت ابراہیم نے بھی سلٰم ہی کہا اور حضرت ابراہیمؑ نے جب بھونا ہوا بچھڑا پیش کیا تو انہوں نے ہاتھ نہ بڑھائے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے کچھ خوف سا محسوس کیا۔ اس کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے مشرق وسطیٰ میں یہ طریق رائج تھا کہ اگر مہمان مہمان نوازی کو قبول کر لے تو اس سے کوئی خطرہ نہ ہوتا لیکن اگر وہ اس میں سے نہ کھاتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ کسی بری نیت سے آیا ہے۔ اسی اصول کے مدنظر سلطان صلاح الدین ایوبی نے ایک شرارتی شیطان جرنیل کو سخت پیاس کی حالت میں بھی پانی پینے نہ دیا۔ جب گلاس اس کے منہ تک پہنچا تو سلطان نے تلوار سے جھٹک دیا۔ بعض مستشرقین صلاح الدین پر صرف یہی الزام لگا سکے کہ اس نے ایک پیاسے کو پانی نہ پینے دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جرنیل آنحضرت ﷺ کی گستاخی کا عزم لے کر بڑھا تھا اور سلطان اس کے اس ارادے کو معاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ پانی پی لیتا تو اس کی جان بخشی لازمی ہو جاتی۔

حضرت ابراہیمؑ کے پاس آنے والے مہمانوں نے جب حضرت ابراہیمؑ کو ایک علم والے بیٹے کی بشارت دی تو ان کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ نے کہا کہ میں تو ایک بانجھ بڑھیا ہوں۔ جوانی میں اولاد نہ ہوئی تو اب کیسے ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کے ہاں نرینہ اولاد نہ ہونے کی ذمہ داری حضرت سارہ نے اپنے اوپر لی۔

آیت نمبر ۴۸ "وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ" میں اید سے مراد طاقت ہے اور کائنات کے وسعت پذیر رہنے کی خبر سوائے قرآن مجید کے کسی اور کتاب نے بیان نہیں کی اور موجودہ سائنس بھی یہی کہتی ہے۔

بدھ، ۹/ستمبر ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۶۹ منعقد ہوئی۔ جو سورۃ الطّور سے شروع ہوئی۔

باقی صفحه نمبر ۱۰ پر ملاحظه فرمائیں

بقیہ اختتامی خطاب از صفحہ اول

چھوڑنا: "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ"۔(سنن ابوداؤد ، کتاب الصلاۃ)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رحم تو آنحضرتؐ کی فطرت میں تھا۔ حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان و العیال)۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ اس لئے رحم نہیں کیا کرتے تھے کہ اللہ رحم فرمائے۔ اللہ نے رحم فرمایا تو آپؐ رحم فرمایا کرتے تھے۔ مگر بنی نوع انسان کو یہ تعلیم تھی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم پر بھی اللہ رحم فرمائے تو اس کی مخلوق پر رحم کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزت نہیں کرتا۔(ترمذی ، کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی رحمۃ الصبیان)

حضور نے فرمایا کہ میں نے بسا اوقات ملاقات کے دوران دیکھا ہے کہ بعض سخت انسان اور سخت مائیں اپنے بچوں سے بڑی سختی کا سلوک کرتی ہیں۔ ایسے بچے ہمیشہ دل میں بغض اور کینہ لے کر بڑے ہوتے ہیں اور جب ان کو توفیق ملتی ہے تو ایسے ماں باپ سے روگردانی ہی نہیں کرتے بعض دفعہ ان کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور سارے معاشرہ کے باغی بن جایا کرتے ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو اپنے روزمرہ کی تربیت میں بھی پیش نظر رکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں چھوٹے سے عمر کا چھوٹا ہونا مراد ہے، عام دنیا میں چھوٹا ہونا مراد نہیں۔ صَغِیْرَنَا کا یہ مطلب ہے کہ اپنے بچوں سے ہی شفقت نہ کرو، دوسروں کے بچوں سے بھی شفقت کرو۔ اپنے بچوں سے تو بعض مائیں شفقت کرتی ہیں لیکن ان کی شفقت ایسی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں دوسرے بچوں پر سختی کرتی ہیں۔ اس شفقت کی کوئی قدر اللہ کی نگاہ میں نہیں۔ شفقت وہی ہے جو ہر بچے پر کی جائے اور اپنے بچوں پر تو خصوصیت سے شفقت ہوتی ہی ہے۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل اقتباس حضور نے پیش فرمایا:

"یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہونگے اسی پایہ کا وہ کلام ہوگا اور وحیٔ الٰہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے۔ جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پایہ کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرت ﷺ کی ہمت اور استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پایہ اور رتبہ کا ہے اور دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی۔ بلکہ آپؐ کے لئے فرمایا گیا، "قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا" اور "مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱/ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

پھر حضور نے سورۃ الاحزاب کی حسب ذیل آیات پڑھیں:

﴿یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا. و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا. و بشرالمومنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا. ولا تطع الکٰفرین والمنٰفقین و دع اذٰھم و توکل علی اللہ و کفٰی باللہ وکیلاً﴾ (سورۃ الاحزاب آیات ۴۶ تا ۴۹)

حضور انور نے ان آیات کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل ارشاد پڑھ کر سنایا:

"اس جگہ آپ کا نام چراغ رکھنے میں ایک اور باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ ظلمت کی انتہا کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دے کر بھیجتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر اور اس کی توجہ میں جذب رکھ دیتا ہے۔ اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں مگر وہ ان ہی کو جذب کرتے ہیں اور ان پر ہی اُن کی تاثیرات اثر کرتی ہیں جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔ دیکھو آنحضرت ﷺ کا نام سراجاً منیراً ہے مگر ابو جہل نے کہاں قبول کیا؟"۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۴/جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفتح کی حسب ذیل آیات کی تلاوت کی:

﴿انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیراً. لتؤمنوا باللہ ورسولہ و تعزروہ و توقروہ وتسبحوہ بکرۃ و اصیلاً. ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ. یداللہ فوق ایدیھم. فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ. و من اوفٰی بما عٰھدعلیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً﴾(سورۃ الفتح آیات ۹ تا ۱۱)

اور اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا:

"جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ سے بیعت کرتے تھے وہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کیا کرتے تھے اور مردوں کے لئے یہی طریق بیعت کا ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بطریق مجاز آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کو اپنی ذات اقدس ہی قرار دے دیا اور ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دے دیا۔ یہ کلمہ مقام جمع میں ہے جو بوجہ نہایت قرب آنحضرت ﷺ کے حق میں بولا گیا ہے۔(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸ حاشیہ)۔

"یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یہ اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ، صفحہ ۸۱)

پھر ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ. قل لا اسئلکم علیہ اجراً. ان ھو الا ذکرٰی للعٰلمین﴾(سورۃ الانعام: ۹۱)

حضور نے فرمایا کہ اس میں نکتہ یہ ہے کہ پہلوں کو جو ہدایت ملی وہ اللہ سے ملتی تھی اور جو اللہ کی ہدایت ہے۔ وہ جس کو بھی ملے وہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا حق ہے۔ پہلوں کو جو ہدایت ملتی تھی وہ اس ہدایت سے چمٹے رہے گویا ان کی ہدایت ایک معنی میں محدود ہے مگر گزشتہ تمام انبیاء کی ہدایت کو جو رسول اپنے اندر جمع کر لے گا اس کی تعلیم عالمگیر ہو جائے گی اور اس کی ہدایت عالمگیر ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کے تعلق میں فرماتے ہیں:

"یہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا۔ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فبھدٰھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں۔ ان سب کا اقتدا کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا۔ اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلی طور پر

باقی صفحہ نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

پیارے آقا کی خدمت میں دلی خلوص اور عقیدت کے ساتھ

تری خاطر عقیدت کے خزانے لے کے آئی ہوں
تری خاطر محبت کے فسانے لے کے آئی ہوں
مرے اہلِ وطن دیدار کو تیرے ترستے ہیں
میں سو سو اُن کے ملنے کے بہانے لے کے آئی ہوں
جو آنسو وقتِ رخصت میں نے دامن میں سموئے تھے
وہ ترا شکوں سے دامن میں دکھانے، لے کے آئی ہوں

جدائی لاکھ ہو لیکن محبت کا تقاضا ہے
ترا ہر حکم، ہر خواہش میں ہر لمحہ بجا لاؤں
جو نغمے پیار و الفت کے بکھیرے تو نے دھرتی پر
وہی نغمے محبت کے میں گاتی ہی چلی جاؤں

میرے آقا! تری کشتی کے ہم بھی تو مسافر ہیں
ہمیں تو منزلوں کا راستہ تم ہی دکھاتے ہو
جو طوفانِ الم چھائے ہوئے ہیں بحر ہستی پر
ہم اُن سے کیسے بچ نکلیں یہ تم ہی تو بتاتے ہو

مرے آقا! مجھے یہ آج تجھ سے عہد کرنا ہے
ہمیں بھی گلشنِ احمد کو اپنے خوں سے بھرنا ہے
خدائے پاک نے جو کام ہم کو سونپا ہے
اسے ہر حال میں پورا ہمیں کو ہی تو کرنا ہے

ہمیں یہ ناز ہے کہ ہم محمدؐ کے فدائی ہیں
مئے ایماں سے جامِ زندگی بھر بھر کے پیتے ہیں
جو دین مصطفیٰؐ سے دور ہیں کتنے ہوئے بے بس
سکوں ہیں کھو چکے اپنا، نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

خدایا دامنِ امید پھیلا ہے ترے آگے
ہر اک آنگن میں دین مصطفیٰؐ کے دیپ جل جائیں
بھٹک کر راستے سے جو کہ منزل کے ہیں متلاشی
میں ان کو راستہ دوں یہ دعا ہے بس تیرے آگے

(مبشرہ بشارت، پاکستان)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کے

دورہ جرمنی (۱۹ر تا ۳۱ر اگست ۱۹۹۸ء)

کی مصروفیات کی ایک جھلک

جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سعادت حاصل ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال میں دو مرتبہ یہاں بنفس نفیس تشریف لا کر اپنے روح پرور خطابات اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔ نیز بہت سے خوش نصیب احباب حضور انور سے انفرادی ملاقات کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ایک نئی بیداری کی لہر جماعت میں پیدا ہوتی ہے اور ہر احمدی اپنی اس سعادت پر شاداں و فرحاں نظر آتا ہے۔(ذلك فضل الله يوتيه من يشاء) ذیل میں حضور انور کے حالیہ دورہ جرمنی ۱۹ر تا ۳۱ر اگست ۱۹۹۸ء کی مصروفیات کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے :۔

مسجد نور فرینکفورٹ میں ورود مسعود

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹ر اگست ۱۹۹۸ء کو رات ساڑھے نو بجے مع ممبران قافلہ مسجد نور میں ورود فرما ہوئے۔ حضور انور کے استقبال کے لئے سینکڑوں احباب جماعت دو گھنٹے قبل ہی سے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ موسم کی خرابی کے باعث احباب کو مسجد کے مسقّف حصہ اور باہر نصب کئے گئے خیمہ میں انتظار کو کہا گیا۔ چنانچہ حضور انور تشریف آوری کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء کی امامت کروائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد چند ثانیے محترم امیر صاحب سے بعض انتظامی امور سے متعلق گفتگو فرمائی اور پھر رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

انفرادی اور فیملی ملاقاتیں

اگلے روز مورخہ ۲۰ر اگست بروز جمعرات صبح دس بجے سے ایک بجے دوپہر تک ۴۹ فیملیز کے ۲۰۶ افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقات کے بعد ہر احمدی اپنی اس خوش نصیبی پر نازاں تھا کہ اسے خدا کے پیارے مہدی کے پیارے خلیفہ سے براہ راست فیضیاب ہونے کا موقع میسر آیا۔ اور اسے وہ اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھ کر ان گھڑیوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ بعض بچے جو حضور انور کو پہلے ایم ٹی اے پر دیکھتے تھے اب اپنے پیارے آقا کو بنفس نفیس اپنے سامنے پاکر اور حضور انور کی شفقتوں سے چاکلیٹ وصول کر کے خوشی سے پھولے نہ سماتے اور پھر بڑے فخر سے یہ اعلان کر رہے ہوتے تھے کہ حضور نے ہمیں چاکلیٹ دی ہے۔ اللہ کرے کہ خلافت احمدیہ کی محبت و شیرینی انہیں ہمیشہ عطا ہوتی رہے اور ہم میں سے ہر ایک کو خلافت کا وفادار ہونے کی سعادت حاصل ہو۔ آمین۔

معائنہ انتظامات جلسہ

حضور انور ایدہ اللہ ۲۰ر اگست کی شام مسجد نور فرینکفورٹ سے جانب جنوب قریباً اسّی کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع شہر من ہائم (Mannheim) تشریف لے گئے جہاں ایک وسیع و عریض علاقہ مئی مارکیٹ (Mai Market) میں ۱۹۹۵ء سے ہر سال جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے۔ حضور انور انتظامات کا جائزہ لینے کے بعد مردانہ جلسہ گاہ کے وسیع ہال میں تشریف لے گئے جہاں مختلف شعبہ جات میں خدمت بجالانے والے ناظمین و دیگر بعض کارکنان کو شرف مصافحہ بخشنے کے ساتھ ساتھ ان کے شعبہ جات سے متعلق بعض امور میں ہدایات بھی دیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سٹیج پر رونق افروز ہوئے جہاں ایک مختصر تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم (مع اردو / جرمن ترجمہ) کے بعد حضور انور نے اپنے مختصر خطاب میں بعض ضروری ہدایات سے نوازتے ہوئے فرمایا، میری کوشش ہے کہ تمام دنیا کے جلسوں کو مرکزی جلسہ کی روایات کے تابع کر دوں جس طرح کہ قادیان اور ربوہ کے جلسے ہوتے تھے۔ حضور نے بعض انتظامی پہلوؤں کی کمزوریوں کا بھی ذکر فرمایا اور ان کمزوریوں کو دور کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور اس امید کا اظہار فرمایا کہ انشاء اللہ یہ نظام مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ حفاظتی انتظامات کے ضمن میں حضور نے جماعت جرمنی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت بخشی ہے کہ اس نے سب سے پہلے وہ ٹیمیں بنائیں جو ہمہ وقت کام کرتی رہتی ہیں اور سارا سال وہ ٹیمیں فعال رہتی ہیں اس کے ساتھ ہی حضور نے اصل ہتھیار دعا کو نہ بھولنے کی بھی تاکید کی اور فرمایا کہ اصل تو دعا ہے اس لئے دعائیں ساتھ ساتھ ضروری ہیں۔

آخر میں حضور نے جلسہ سالانہ یو کے پر کی جانے والی نصیحت کو دوبارہ یاد دلایا کہ جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے آتے اور جاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ نیند کی حالت میں گاڑی چلانے سے گریز کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے چند روز قبل ہونے والے حادثہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کام سے فارغ ہونے کے خوف کو سامنے نہ رکھا جائے کیونکہ یہاں مسئلہ کام سے فارغ ہونے کے برعکس زندگی سے فارغ ہونے کا ہے۔ اور اس سے تمام دنیا میں جماعت کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اس بارہ میں کوتاہی نہیں ہوگی جو کہ تمام جماعت کی تکلیف کا موجب ہو (چنانچہ جلسہ کے ایام میں حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں بار بار یہ اعلان کیا جاتا رہا اور گاڑی چلانے والوں کو حضور کی ہدایات کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی)۔

اس کے بعد حضور نے انتظامات کی بخیرو خوبی انجام دہی کے سلسلے میں دعاؤں سے نوازا اور افسر جلسہ سالانہ سے استفسار فرمایا کہ جلسہ سالانہ قادیان، ربوہ اور اب یو کے میں اس موقع پر کارکنان کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام ہوتا تھا کیا یہاں بھی ہے تو افسر صاحب نے اثبات میں جواب دیا۔

اجتماعی دعا کے بعد حضور انور مستورات کے حصہ میں کارکنات اور ان کی ناظمات کو ہدایات سے نوازنے اور انتظامات کا معائنہ کرنے کی غرض سے جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لے گئے جس کے بعد ایک چھوٹے سے خیمہ میں جہاں مٹھائی اور چائے کا انتظام تھا حضور انور نے بے تکلفی سے گفتگو فرمائی اور ساتھ ساتھ افسر جلسہ سالانہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر اور امیر صاحب جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو قیمتی مشوروں اور ہدایات سے نوازتے رہے۔ یہاں سے حضور انور مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء مسجد میں ہی پڑھائیں۔

جمعۃ المبارک

۲۱ر اگست بروز جمعۃ المبارک حضور انور مقام جلسہ میں تشریف لائے۔ بعد دوپہر ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے لوائے احمدیت اور جرمنی کے پرچم لہرائے۔ موقع پر موجود احباب کے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ پرچم کشائی کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ ہی ۲۳ویں جلسہ سالانہ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ حضور انور نے آداب و ایثار سے متعلق مضامین بیان فرمائے۔ (خطبہ جمعہ کا خلاصہ قبل ازیں الفضل انٹر نیشنل میں شائع کیا جا چکا ہے)

مختلف اقوام کے جلسے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ نوید سنائی تھی کہ "ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی"۔ اس کا نظارہ اس وقت بھی مشاہدہ میں آیا جب مسیح و مہدی دوراں کے خلیفۂ وقت سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف اقوام کی جلسہ گاہوں میں تشنہ روحوں کو سیراب کرنے کی غرض سے تشریف لائے اور ان لوگوں کی خوش قسمتی تھی کہ خلیفۃ المسیح ان کے پاس بنفس نفیس تشریف لائے اور اپنی نصائح سے نوازا۔ چنانچہ حضور انور عرب احباب کے جلسہ گاہ میں ورود فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجلس سوال و جواب یہاں نہیں بلکہ مشترکہ طور پر الگ منعقد ہوگی (جس کے لئے رواں ترجمے کا انتظام موجود ہے) اور میری کوشش ہے کہ دنیا بھر میں ہونے والے جلسوں کو مرکزی جلسہ قادیان اور ربوہ کی روایات کے تابع کر دوں اس لئے اسی طرز پر یہ جلسہ منعقد ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے جرمنی میں کثرت سے مختلف قومیں جماعت میں شامل ہو رہی ہیں۔ اس ضمن میں دعوت الی اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ایک بات بڑی واضح نظر آتی ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ساتھ ذاتی روابط رکھتے تھے اور ان کو اپنی ملاقات کا شرف عطا فرماتے تھے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے سینکڑوں مجالس سوال و جواب میں شرکت کی ہے اور اب میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی سوالات ذہن میں آسکتے ہیں یا جن کا امکان متصور ہوتا ہے وہ سارے سوالات اور ان کے جوابات ان مجالس میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ اس لئے ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

مجلس عرفان

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دلچسپ پروگرام مجلس عرفان کا ہوتا ہے جس میں حضور انور تشریف لا کر احباب کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی پرکیف مجلس ہوتی ہے کہ جس میں شامل افراد اپنے پیارے امام کی بے تکلف اور پرنور کلمات سے براہ راست فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بعض مواقع پر حضور پرنور لطیف پاکیزہ مزاح سے بھی لطف اندوز فرماتے ہیں۔ اس کے رواں ترجمہ کا انتظام مختلف زبانوں میں موجود تھا جبکہ مستورات کے جلسہ گاہ میں بھی تمام پروگرام ریلے کیا جاتا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ جب سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو ہال میں موجود احباب نے مؤدبانہ کھڑے ہو کر نعروں سے اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ حضور نے چند ضروری ہدایات اس مجلس سے متعلق دینے کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس مجلس میں جو سوالات کئے گئے ان میں سے بعض خلاصۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں :

☆...... ایک سوال یہ کیا گیا کہ دنیا میں کئی انبیاء تشریف لائے جس کے نتیجہ میں اب تک دنیا کی اصلاح کیوں نہیں ہوئی ؟۔ حضور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو آپ مجھے مشورہ دے رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو کیوں نہیں دیتے۔ جو اصلاح آپ سوچ رہے ہیں وہ کبھی بھی نہیں ہوئی کیونکہ انبیاء کو دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ اللہ کرتا ہے اور جو فیصلہ اللہ کرے گا وہی صحیح فیصلہ ہوگا۔ آپ کا مشورہ مایوسی پر مبنی ہے ورنہ قرآن کریم نے تمام راہیں کھلی رکھی ہیں۔ اس کی مزید وضاحت حضور نے مختلف حوالہ جات سے فرمائی۔

☆...... حضرت مریم علیہا السلام کی قبر سے متعلق ایک ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ مشکل یہ ہے کہ جگہ جگہ قبریں ہیں جو حضرت مریم کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے مختلف مقامات کی مثالیں بیان فرمائیں کہ مری (پاکستان) کے متعلق مشہور ہے کہ اسی وجہ سے اس کا نام مری پڑا۔ اسی طرح جاپان میں بھی قبر بیان کی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہمارا کام صرف یہ تھا کہ ہم ثابت کریں کہ حضرت مریمؑ نے فلسطین سے ہجرت کی تھی لہذا جو بھی قبریں حضرت مریمؑ سے منسوب ہوتی ہیں ان میں سے کوئی قبر آپ فلسطین میں نہیں دیکھیں گے جس سے حضرت مریم کی ہجرت ثابت ہوتی ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:اختتامی خطاب از صفحہ نمبر ۲

وہ بھی جامع الکمالات ہو"۔(چشمۂ مسیحی صفحہ ٦٦)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المدثر کی حسب ذیل آیات کی تلاوت کی :

﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ . قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ. وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ، وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ. وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ. وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ﴾(سورۃ المدّثر آیات ۲تا۸)

اور پھر اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا :

"آنحضرت ﷺ کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپ ایک کام کے لئے آئے اور اسے پورا کر کے اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے کاغذات پانچ برس میں مرتب کر کے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اُس دن سے لے کر جب قُمْ فَاَنْذِرْ کی آواز آئی پھر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے دن تک نظر کریں تو آپؐ کی لا نظیر کامیابی کا پتہ ملتا ہے۔ ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ خاص طور پر مامور تھے۔ حضرت موسیٰ کو اپنی زندگی میں کامیابی نصیب نہ ہوئی جو ان کی رسالت کا منتہا تھی اور ارض مقدس اور موعود سر زمین کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ سکے بلکہ راہ میں فوت ہو گئے۔ کافر کب مان سکتا ہے اور ایک بے ایمان آدمی راہ میں فوت ہو جانے اور وعدہ کی زمین میں نہ پہنچ سکنے کی وجوہات کب سننے لگا۔ وہ تو یہی کہے گا کہ اگر مامور تھے تو وہ وعدے زندگی میں کیوں پورے نہ ہوئے۔ سچی بات یہی ہے کہ سب نبیوں کی نبوت کی پردہ پوشی ہمارے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے ہوئی"۔

(الحکم جلد ٦ نمبر ٢٦ مورخہ ٢٤/جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ٨)

حضور نے اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے کامیابیوں کے بہت سے وعدے تھے۔ بہت سے وعدے پورے ہوئے اور آج تک پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس آنحضرتؐ کے ساتھ جو وعدے پورے ہوئے وہ دوسرے نبیوں کی پردہ پوشی کا موجب بن گئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :"انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے۔ کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی ﷺ بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپؐ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپؐ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے نہیں پہنچے گا۔ آپ بالکل تنہائی کو چاہتے تھے، شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے مگر خدا کا حکم ہوا یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَاَنْذِرْ اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو جو آپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں۔(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ٦ صفحہ ۲۰۸. البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۵/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۳)

آنحضرت ﷺ کے متعلق سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۸،۵۷ بھی حضور نے پڑھ کر سنائیں :

﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ . یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیات ۵۸،۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :"اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ نبیٔ معصوم ﷺ آیا اور بت پرستوں سے اس نے نجات دی۔ یہی وہ راز ہے کہ یہ درجہ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کو ان احسانوں کے معاوضہ میں ملا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ . یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

"رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ . یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا ﷺ"۔(الحکم جلد ۵ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

حضور نے فرمایا: پھر تبتّل کا ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت کو جو کچھ نصیب ہوا تبتّل سے نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا"۔(سورۃ المزمل :۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :"خلاصۂ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتل ہے اور پھر تبتل اور توکل توام ہیں۔ تبتل کا راز ہے توکل اور توکل کی شرط ہے تبتل اور یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۰/اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے لئے الگ نہ ہو جائے تو اسے توکل کا مضمون سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ صرف وہی شخص دنیا کو چھوڑ کر خدا کے لئے الگ ہو سکتا ہے جسے پتہ ہے کہ میری ساری ضرورتیں وہ پوری کرے گا۔ پس توکل اور تبتّل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس دنیا سے اس صورت میں انحراف کرو کہ اللہ پر توکل ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بالآخر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ خوشخبری دی کہ جس عظیم کام کو تیرے سپرد کیا گیا تھا، جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی تو نے اس کام کو پورا کر دیا۔ سورۃ الانشراح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ. وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ"۔ یعنی کیا ہم نے تجھے شرح صدر عطا نہیں فرمادیا اور تیرے سر سے وہ بوجھ ہم نے اٹھالیا جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔ کتنا بڑا بوجھ تھا غیروں کا اور اپنوں کا جو آنحضرتؐ اٹھائے ہوئے تھے۔ اللہ نے اس بوجھ کے ساتھ یہ خوشخبری دی کہ اے میرے بندے تیرے بوجھ ہم نے اٹھا لئے۔ پھر فرمایا:" وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"۔ تو نے ہماری خاطر بوجھ اٹھایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ تیرے ذکر کو بلند کریں۔" فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا"۔ حضور نے فرمایا کہ جنہوں نے دین اور خدا کی خاطر سختیاں اٹھائیں ان کے لئے خدا کی راہیں آسان کر دی گئیں۔ اور جنہوں نے تمام دنیا میں خدا کی خاطر سختی اٹھائی ان کے لئے ساری دنیا کی راہیں آسان کر دی گئیں اور یہی قانون ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں۔"فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ . وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ہم انشراح صدر کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو انشراح صدر ہوا تھا آپ اس بات سے عاجز تھے کہ الفاظ میں اسے بیان کر سکیں تو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے انشراح صدر کا دنیا کو کیسے علم ہو سکتا ہے۔

پھر حضور نے سورۃ انفال کی حسب ذیل آیت پڑھی :"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ"۔ یعنی اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو اور جو کچھ وہ کہتا ہے اسے قبول کرو تو پھر تم اپنے اندر یہ اعجاز دیکھو گے کہ تم مردوں میں سے جی اٹھو گے۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا :

"ہر وقت انسان کو فکر کرنی چاہئے کہ جس طرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر الٰہی سے اطلاع کر دیوے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا جیسے کسی قوم کا نبی۔ غرض جو موقع مل سکے اسے کھونا نہیں چاہئے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کا حکم ہوا تو آپؐ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ ایسا ہی میں نے بھی کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۰/نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

یعنی حضور اکرمؐ کے اس فرمان کے باریک ترین پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر وقت آپ کے دل میں یہ تمنا رہتی تھی کہ حضور اکرمؐ کی کوئی بھی ایسی سنت نہ ہو جس پر آپ عمل نہ کرنے والے ہوں۔

خطاب کے آخری حصہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی عالمی بیعت جو ۱۹۹۳ء میں ہوئی تھی اس وقت سے لے کر آج چھٹی عالمی بیعت تک بیعتوں کی مجموعی تعداد اللہ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ لیکن اس ایک کروڑ پر بس نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت بلند توقعات تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ شہر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا آغاز ہم نے دیکھ لیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

"پس اس انقلاب عظیم کو دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے ؟ دنیا کے لوگوں نے تو چاہا کہ اس سلسلہ کا نام و نشان مٹا دیں اور اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ جن باتوں کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہیں سکتی۔ اور جن باتوں کا دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالیٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہیں سکتی ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں اپنی ایک گزشتہ خواہش اور دعا کا ذکر کرتا ہوں جس میں میں نے جماعت سے عرض کی تھی کہ میری دلی تمنا ہے کہ میری زندگی میں ایک کروڑ احمدی ہو جائیں۔ مگر خدا کے حضور تمنا کرتے ہوئے یہ تو بہت چھوٹا برتن پیش کرنے والی بات ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس وقت جب تین لاکھ عطا ہوئے تھے کروڑوں کی بات کی تھی۔ پس مجھ پر بھی لازم ہے کہ اپنے آقا کی پیروی کرتے ہوئے کروڑوں کی تمنا کروں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس دعا میں شامل ہو جائیں کہ اللہ میری زندگی میں ہی اس ایک کروڑ کو دس کروڑ کر دے اور پھر دس کروڑ کو جتنا چاہے بڑھا دے کیونکہ وہ ایک سے دس تو اپنے اوپر لازم کر بیٹھا ہے۔ ایک مانگو گے تو دس دونگا۔ اور پھر فرماتا ہے کہ جس کے لئے میں چاہوں اس کے لئے میں زیادہ بھی کر دیتا ہوں۔ تو آیئے ہم دعا کریں اور آج کی دعا اسی بات کے لئے وقف ہو کہ خدا ہمیں کروڑوں کر دے، دس کروڑ کر دے، دسیوں کروڑ، بیسیوں کروڑ کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس ساری دنیا پر چھا جائیں مگر وہ بن کر چھائیں جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہوں اور اس کی خاطر اپنے دین کو خالص کر رہے ہوں ۔ اسی کی خاطر مریں، اسی کی خاطر جئیں اور اس طرح جئیں کہ ہر لمحہ اس پر جان چھڑک رہے ہوں کیونکہ اللہ کی خاطر مرنا ہی ابدالآباد کی زندگی ہے۔ پس اے میرے پیارو اور میرے محبوبو! اللہ تمہیں ابدالآباد کی زندگی عطا فرمائے۔

اس دعا کے ساتھ حضور نے خطاب کا اختتام فرمایا اور پھر اختتامی دعا ہوئی۔

☆......☆......☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے

میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ مُلّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا مُنہ نہیں دیکھے گا

(مختلف انتظامی امور میں اصلاح وبہتری کی غرض سے ایک سرخ کتاب رکھنے کی بابت تفصیلی تاکیدی ہدایات)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۷ ر اگست ۱۹۹۸ء بمطابق ۷ ر ظہور ۷ ۷ ۱۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ. اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ. وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ. وَاِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلاَّ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ﴾۔(سورة البقرہ آیات ۴۶،۴۵)

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان سے متعلق انشاء اللہ خطبے کے آخر پر بات کروں گا کیونکہ اس سے پہلے بعض دیگر انتظامی امور ہیں جن کا ذکر ضروری ہے۔ یہ عجیب توارد ہے کہ جو باتیں میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے رکھی تھیں انہی کے تعلق میں آج ایم ٹی اے میں ایک اچانک خرابی پیدا ہوئی اور اس خرابی کے نتیجے میں یہ خطبہ دس منٹ دیر سے شروع ہو رہا ہے اور یہی بات تھی جو مجھے یاد دلوانی تھی اور اسی سے متعلق باقی سب باتیں ہونگی۔

بات یہ ہے کہ جلسے کی ایک بڑی کامیابی تو سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھی، اپنے دل سے محسوس کی اور بے انتہا اللہ کے فضل وارد ہوئے جن کا شمار ممکن نہیں۔ ایک اور بڑی کامیابی ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دی اور وہ کامیابی ہے بہت سی ایسی بھولی ہوئی باتیں جن کا نظام سلسلہ میں ہمیشہ سے بہت اہتمام رہا ہے وہ اس جلسے پر یاد آئیں اور ان کا تعلق قرآن کریم کی اس آیت سے ہے "مَا لِهٰذَا الكِتَابِ لاَ يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَ لاَ كَبِيْرَةً اِلاَّ اَحْصٰهَا"۔ یہ عجیب کتاب ہے جو نہ کسی چھوٹی چیز کو چھوڑتی ہے نہ کسی بڑی چیز کو چھوڑتی ہے مگر تمام تر باتیں اس میں درج ہیں۔ یہ بنیادی تعلیم ہے قرآن کریم کی جو دنیا بھر کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اور اسقام کی روک تھام کے لئے، جو سقم ایک دفعہ پیدا ہو جائے اس کی روک تھام کے لئے، انتہائی ضروری ہے۔ اور قادیان سے اسی قسم کی ایک روایت جلسے سے تعلق میں چلی آ رہی تھی جسے ایک دفعہ میں نے یہاں نافذ بھی کیا تھا مگر پھر بھلا دی گئی۔ وہ روایت یہ ہے کہ ایک سرخ کتاب رکھی جاتی ہے۔ اور جلسے کے بعد تمام افسران اکٹھے بیٹھتے ہیں اور اس جلسے میں جو جو خرابیاں پیدا ہوئیں ان کو سرخ کتاب میں درج کیا جاتا ہے اور وہ سرخ کتاب آئندہ جلسوں کے لئے راہنما بنتی چلی جاتی ہے اور تمام شامل لوگ جو اس جلسے میں شامل تھے صرف ان کے ہی کام نہیں آتی بلکہ آئندہ آنے والے منتظمین کے بھی کام آتی ہے اور وہ پھر اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلی باتوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے ہیں کہ ان خرابیوں کا اعادہ نہیں کرنا اور آئندہ کے لئے ذہن تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ قادیان سے جاری ہے، ربوہ میں بھی جاری رہا اور انگلستان آنے کے بعد میں نے اس بارے میں ہدایت کی تھی اور کچھ عرصہ یہ کتاب یہاں چلی ہے لیکن جو بھولی ہوئی باتیں اس جلسے میں یاد آئی ہیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اس کے بعد اس کتاب کو متروک کر دیا گیا۔

اب جبکہ جلسے کی انتظامی خرابیوں پر نظر پڑی تو ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ساری کھوئی ہوئی روایات دوبارہ زندہ کرنے کی توفیق مل گئی اور یہ انتظامی کمزوریاں باہر والوں کو تو یعنی احمدیوں کو تو اتنی محسوس نہیں ہونگی مگر بعض معززین جو آئے تھے انہوں نے اس طرف توجہ دلائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے یہ سلسلہ شروع کر دیا کہ ہم نے تمام امور کی چھان بین کی، ہر بات کو پیش نظر رکھا۔ اسلام آباد کے قیام کے دوران بھی جو منتظمین تھے امیر صاحب کے ساتھ، افسر جلسہ وغیرہ سارے ان سب کا باقاعدہ اجلاس رکھا گیا اور ایک اجلاس کافی نہیں ہوا، پھر رکھا گیا، پھر رکھا گیا اور پھر بھی معلوم ہوا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو رہ جاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مثال کے پیچھے تو چلا جا سکتا ہے، اس کی تکمیل کرنا انسان کے بس میں نہیں۔

جس کتاب کا اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے یہ فرماتا ہے کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے نہ بڑی چھوڑتی ہے مگر ہم نے اپنے تجربے میں دیکھا ہے کہ اس کے نتیجے میں اس آیت کو راہنما بناتے ہوئے کوشش تو کرتے ہیں کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی جائے نہ بڑی چھوڑی جائے لیکن ہر دفعہ یاد آتا ہے کہ کچھ چھوڑی گئی تھی اور اس طرح یہ سلسلہ انتظام کی تکمیل کا ان لوگوں کے لئے جو اس آیت کو راہنما بنائیں ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ان پر چڑھتا جو پہلے سے بہتر نہ ہو کیونکہ یہ آیت بہت عظیم راہنما آیت ہے اس کا دنیا کے ہر نظام سے تعلق ہے۔ پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں نے یہی سوچا تھا کہ اس موضوع پہ خطاب کروں گا اور ٹیلی ویژن میں جو بار بار خرابیاں پیدا ہوتی رہیں ان کا ذکر کروں گا اور عین آج کے جمعہ سے پہلے یہی واقعہ ہو گیا۔

ہمارے ٹیلی ویژن کا نظام اس لحاظ سے انتہائی ناقص ہے کہ جو بھی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو ٹھیک کیا اور بھول گئے۔ یہ نہیں پتہ لگتا کہ خرابی کیوں پیدا ہوئی تھی اور جب اس کی تحقیق ہو جاتی ہے تو اس کو کسی سرخ کتاب میں درج نہیں کیا جاتا۔ اگر یہ ہوتا تو نا ممکن تھا کہ ایک قسم کی خرابی دوبارہ پھر پیدا ہوتی۔

چنانچہ ایم ٹی اے کے منتظمین کے لئے سب سے پہلے تاکید ہے کہ وہ اپنی ایک سرخ کتاب بنائیں۔ ہر ہفتے اجلاس ہوا کرے اور اس اجلاس میں اس ہفتے میں اگر کوئی خرابی پیدا ہوئی تو اس کو سرخ کتاب میں درج کیا جائے۔ اس کا ازالہ کرنے کے لئے جو انتظام کیا گیا تھا اس کو درج کیا جائے۔ لیکن یہ تو آئندہ کے لئے ہے پیچھے ان کا بہت سا کام پڑا ہوا ہے جسے انہوں نے مکمل کرنا ہے۔ اس کے لئے ہو سکتا ہے کہ ایک مہینہ، دو مہینے کے اجلاسات بھی مشکل سے کافی ہونگے۔

جب سے ایم ٹی اے کا آغاز ہوا ہے اپنی یادداشت کے نتیجے میں اور کچھ اور اندراجات کے نتیجے میں کمپنیوں سے جو رابطے ہوئے ان کو دیکھ کر تفصیلی جائزہ لینا ہے کہ جب سے ایم ٹی اے کا وجود آیا ہے کیا کیا

خرابیاں ہوتی رہی ہیں اور اکثر خرابیاں ایسی ہیں جو دوبارہ بھی ہوئی ہیں اس لئے کہ ان کو اذہان میں پورا Register نہیں کیا گیا اور کیا جا بھی نہیں سکتا۔ ذہن بھول جاتے ہیں باتوں کو، کتاب میں ان کا اندراج ہونا ضروری تھا۔ ہر آنے والی انتظامیہ کے لئے ضروری تھا کہ ان کا مطالعہ کر کے اس سلسلے میں جو بھی اصلاحی تدابیر اختیار کی گئی تھیں ان کو مدنظر رکھے اور یہ دیکھے کہ وہ جو اصلاحی اقدامات تھے ان کے ہوتے ہوئے دوبارہ کیوں واقعہ ہوا۔ اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تو امید رکھتا ہوں کہ ایک سرخ کتاب ایم ٹی اے اپنے لئے تیار کرے گی۔

دوسری سرخ کتاب دنیا میں جہاں جہاں احمدی جلسے ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے رکھنی ضروری ہے۔ اور مرکز کی طرف سے اس بات کی نگرانی کی جائے گی کہ کتاب رکھی جارہی ہے اور اس میں گزشتہ یادداشتوں کے مطابق اندراجات ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں افریقہ میں بڑھتی ہوئی تبلیغ اور اس کی ذمہ داریاں اور تعلیمی جو مدارس قائم کئے گئے ہیں اور چندے کا نظام قائم کیا جارہا ہے ان تمام امور سے متعلق اندراجات ہو کر وہ نئے احمدی جن کی ہم تربیت کر رہے ہیں ان کے سپرد یہ کتاب ہونی چاہئے اور ان کو سمجھایا جائے کہ اس کتاب کی حفاظت کرنا تمہارا ذمہ ہے۔ اور اسے رواج دینا ارد گرد کے علاقے میں، یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس کے نتیجے میں بہت ہی احساس ذمہ داری پیدا ہوگا اور نئی جماعتوں کی تربیت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہماری بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

اسی تعلق میں مَیں تمام **ذیلی مجالس کو نصیحت** کرتا ہوں کہ وہ بھی جائزہ لیں کہ ان کی کیا خرابیاں تھیں۔ جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو بعض حیرت انگیز باتیں سامنے آئیں جن کی طرف پہلے کوئی دھیان جا ہی نہیں سکتا تھا۔ ہمارے جلسے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو عمومی نصائح کی جاتی ہیں ان کے نتیجے میں جو احساس حفاظت ہے یعنی حفاظت کرنے کا احساس وہ عموماً جماعت میں بیدار ہوا ہے لیکن اس کے باوجود انتظامی خلا اتنے تھے کہ ان خلاؤں کے رستے کوئی چور اچکا، کوئی فتنہ پرداز آسانی سے داخل ہو سکتا تھا اور ہم نے اپنی طرف سے سارے رستے بند کر لئے تھے۔ اور کچھ رستے کھلے تھے ان رستوں سے اگر کوئی داخل نہیں ہوا تو یہ اللہ کی حفاظت تھی اس میں ہمارے انتظام کا کوئی بھی کمال نہیں۔ ورنہ ہر چور اچکا، ظالم، فسادی ان رستوں سے داخل ہو سکتا تھا۔

اور اس جلسے کا بہت بڑا انعام یہ ہے کہ جب ہم نے نظر ثانی کی حالات پر تو سارے سوراخ کھلے کھلے دکھائی دینے لگے۔ ان میں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا نہ کوئی چھوٹی چیز باقی رہی نہ کوئی بڑی چیز باقی رہی۔ بہت چھوٹی سی چیز کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں کہ اکثر ہمارے ہاں جرمنی سے آنے والے بھی اور انگلستان سے آنے والے بھی یہ حرکت کیا کرتے تھے کہ اپنا کار کا گند، اپنے بچوں کا گند باہر نکال کر پھینک دیتے تھے۔ یہ ایسی بیہودہ حرکت تھی جس کے علاج کے طور پر ان کو سمجھایا گیا، باقاعدہ اعلان ہوئے کہ تمہیں پلاسٹک کا تھیلا ہم مفت دے دیں گے لیکن خدا کے واسطے یہ حرکت نہ کرو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ایک چھوٹی سی چیز معمولی سی احتیاط سے اس کا ازالہ ہو سکتا ہے لیکن اگر نہ ہو تو جیسا کہ اس جلسہ پر ہوا ایک ہیلی کاپٹر ان کا ضرور آخر پر چکر لگاتا ہے اور تصویر لیتا ہے ہر چیز کی اور پھر جس شعبے کو بھی اس نے رپورٹ کرنی ہو اس کو رپورٹ کرتا ہے اور اگر جماعت کے انتظام میں کوئی خرابی دیکھے یا اس قسم کا گند دیکھے تو لازماً اس کا بد اثر آئندہ انتظامیہ سے ہمارے تعلقات پر پڑے گا۔ وہ کہیں گے تم لوگ ہمیشہ گند کرتے ہو اور ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر کی کھینچی ہوئی تصویریں ہمیں دکھا سکتے ہیں۔ تو بظاہر چھوٹی بات ہے لیکن نتیجے کے لحاظ سے کبیرہ بن جاتی ہے۔

چنانچہ اللہ نے بہت فضل فرمایا کہ ان خرابیوں کے دوران میری توجہ اس طرف بھی مبذول ہوئی اور میں نے رفیق حیات صاحب کو اس بات پر مقرر کیا کہ وہ فوری طور پر تمام گند دور کرنے کا انتظام کروائیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستعد ہیں کہ انہوں نے چند گھنٹوں کے اندر اندر مکمل طور پر وہ گند دور کروا دیا۔ ایک ذرہ بھی اس کا وہاں باقی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اور جب ہیلی کاپٹر آیا ہے تو اس وقت تک سب صاف ہو چکا تھا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ چھوٹی چھوٹی توجہات دوسرے امور کی طرف ذہن کو منتقل کرتی ہیں اور انکے نتیجے میں خدا کے فضل کی اور راہیں کھلتی ہیں۔ تو جماعت جرمنی کو وہاں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو بھی اپنی ایک سرخ کتاب بنانی ہے اس کتاب میں تمام قسم کی خرابیاں، کھانے پینے کی ہر قسم کی خرابیوں کا ذکر ہو اور اس میں جو بہتری کے اقدامات کئے گئے ہیں وہ درج ہوں۔

یہاں مہمانوں کے تعلق میں بہت سی ایسی خرابیاں سامنے آئیں جن کی طرف جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے توجہ نہیں تھی۔ توجہ ہوئی تھی اور بھلا دی گئی تھی۔ اب اگر کوئی کتاب ہوتی تو بھلا دینے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ مثلاً آپ کے علم میں میں لا رہا ہوں کہ بیرونی معززین کے لئے کھانے کا انتظام کبھی پہلے افسر جلسہ کے سپرد نہیں ہوا کرتا تھا کیونکہ وہ عمومی ذمہ داری کو ادا کرنے کے دوران اس کی طرف الگ توجہ دے ہی نہیں سکتے۔ ہمارا طریق یہ تھا جو باقاعدہ یہاں نافذ ہو چکا تھا لیکن سرخ کتاب کے نہ ہونے کی وجہ سے نظر انداز ہو گیا۔ وہ طریق یہ تھا کہ ایک خاص افسر برائے مہمان نوازی وی آئی پی (VIP) مقرر ہوا کرتا تھا جو ان کی رہائش کی جگہ میں ہر قسم کے کھانے تیار کرنے کا انتظام کرتا تھا۔

پہلے ان لوگوں کو ان کے ملکوں میں چٹھیاں لکھی جاتی تھیں کہ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ نصیحت ہے کہ ہر مہمان سے اس کی ضرورتوں کے مطابق سلوک کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی طریق تھا۔ پس ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی کھانے آپ کے لئے ناپسندیدہ ہیں مثلاً مرچوں کا استعمال ہے یا اور بہت سی باتیں ہیں یا کچھ ایسے کھانے ہیں جو آپ کے ہاں مرغوب ہیں اور شوق سے کھائے جاتے ہیں تو ان کے متعلق ہمیں پہلے اطلاع کر دیں۔ اس کے نتیجے میں یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چونکہ مختلف قوموں کے لوگ احمدیوں میں مل جاتے ہیں اس لئے ان کا انتظام یہ شعبہ کر لیتا تھا اور اگر کسی جگہ نہ ملیں تو ان سے درخواست کی جاتی تھی کہ اگر ممکن ہو آپ کے ساتھ کوئی خاتون تشریف لا رہی ہوں اور ان کے لئے ممکن ہو کہ اپنا کھانا خود تیار کر لیں تو ان کو ہر قسم کی سہولت مہیا ہو جائے گی۔ اگر وہ نہ کر سکیں تو ہدایات ہمیں بھجوا دیں ہمارے آدمی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ آپ کی ہدایات کے مطابق آپ کے لئے کھانا تیار کریں۔

اب جب یہ انتظام جاری تھا، جب تک رہا اتنا اچھا تاثر لے کے مہمان لوٹتے تھے کہ کبھی نہیں بھول سکتے تھے۔ دنیا کے پردے میں امیر سے امیر ممالک کو بھی یہ توفیق نہیں مل سکتی کہ اس طرح باریکی میں ان کی ضروریات اور ان کی ترجیحات کا خیال رکھا جائے۔ تو یہ بھولے بھی اس لئے کہ سرخ کتاب نہیں رکھی گئی۔ اور سرخ کتاب اب یاد آئی ہے تو اس میں یہ ساری چیزیں درج کروا دی گئی ہیں تاکہ آئندہ مہمان نوازی کا انتظام بدلنے کے نتیجے میں خرابیاں کبھی دوبارہ اس انتظام میں راہ نہ پا سکیں۔ ہر نیا مہمان نواز جو اس شعبے کا انچارج ہوگا اس کو پہلے یہ کتاب پڑھنی ہوگی اور پڑھنے کے بعد دستخط کرنے ہونگے کہ میں یہ ساری باتیں پڑھ چکا ہوں اور آئندہ اگر کوئی باتیں ایسی ہوئیں تو میرا فرض ہے کہ اس کتاب میں درج کروں اور جو پڑھ چکا ہوں اسکے لئے میں جوابدہ ہوں۔

اور پھر اپنے شعبہ میں اپنے ماتحتوں کو بھی وہ سب پڑھانی ہیں بعض دفعہ ایک منتظم یہ خیال کر لیتا ہے کہ باتیں میرے علم میں آگئی ہیں اس لئے کافی ہیں، میں موقع پر موجود ہوں، میں فیصلہ کروں گا۔ ان

Earlsfield Foundation

(Hospital Division)

Compitition

for young Architect

to design a Hospital

First Prize 100,000 rp.

Second Prize 50,000 rp.

Third Prize 25,000 rp.

For further details write to

The manager

175 Merton Road . London

SW18 5EF. U.K.

کی عدم موجودگی کی صورت میں بعض اوقات ان کے نائبین غلط فیصلے کر لیتے ہیں۔ جب یہ نظام جاری ہوا تھا اس وقت بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے ایسے واقعات ہوئے اور میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر منتظم کا فرض ہے کہ اپنے ماتحتوں کو سب کو بتائے۔ گویا یہ سرخ کتاب ہر ایک کے لئے پڑھنی ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی سرخ کتاب ہے اس پر بھی سارے فرشتے آگاہ ہیں اور ان کو پتہ ہے کہ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں جو ہم نے ادا کرنی ہیں جن کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔ **پس جماعت احمدیہ کے نظام کو مکمل کرنے کے لئے اور آئندہ حسین تر بنانے کے لئے اس سرخ کتاب کو رواج دینا اور اس تفصیل سے رواج دینا جس تفصیل سے میں نے بیان کیا ہے انتہائی ضروری ہے۔**

اس تعلق میں انفرادی طور پر بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں **اپنے اپنے گھروں میں اگر ایک چھوٹی سی کتاب رکھ لیں** اس میں عموماً آئے دن خرابیاں ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً بچوں کو چوٹ لگ جاتی ہے اور بعض دفعہ چھوٹی سی غلطی سے بہت سخت چوٹ لگ جاتی ہے تو ان کا فرض ہے یعنی میں سمجھتا ہوں کہ ان پر جماعتی طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جس طرح جماعت کی خرابیوں پر ہم نظر رکھتے ہیں کہ دوبارہ نہ آئیں وہ بھی ان خرابیوں پر نظر رکھیں تا کہ بے وجہ دوبارہ تکلیف میں مبتلا نہ ہوں۔ بعض لوگوں کے اکلوتے بچے ان کی ایسی غلطی کے نتیجے میں مر گئے جس کو رفع کیا جا سکتا تھا ازالہ تو بعد میں ہونا تھا اگر وہ محنت کرتے تو کوئی ضرورت نہیں تھی کہ وہ واقعہ ہو جاتا۔ اب اکلوتا بیٹا اگر مر جائے اور اپنی غلطی سے ہو تو ساری عمر انسان دکھ محسوس کرتا ہے یہ زندگی بھر کا روگ ہے جو اس کو لگ جاتا ہے، کبھی پیچھا ہی نہیں چھوڑتا۔

اور **گھر کی سرخ کتاب** میں اگر یہ درج ہو کہ یہاں جتنے بھی ہمارے بچوں کے حادثات ہوئے ہیں اس وجہ سے ہوئے ہیں بعض دفعہ سیڑھیوں کی کوئی خرابی ہوتی ہے اور حادثہ ہو گیا اور اس کو بھول گئے۔ جب تک سیڑھیوں کی اس خرابی کا ازالہ نہ کیا جائے اس وقت تک آئندہ حادثات کی روک تھام ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اس ضمن میں میں نے اپنے ہالینڈ کے گھر میں بھی توجہ دی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس خرابی کی وجہ سے بچہ گر کر نقصان اٹھا سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے کوئی بچہ گرا نہیں مگر مجھے دکھائی دے رہا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے لازماً بچہ گر سکتا ہے اور بعض دفعہ اتنی خطرناک اس کو چوٹ آ سکتی ہے کہ وہ ساری عمر کے لئے معذور ہو جائے چنانچہ سیڑھیوں کی درستی کرائی گئی۔ وہ کارپٹ جو اس پہ بچھایا گیا تھا وہ ڈھیلا ڈھیلا اس کو ٹھیک کروایا گیا اور یہی صورت حال بلجیئم میں بھی دوہرائی گئی۔ وہاں بھی جن سیڑھیوں سے میں اوپر جاتا اور نیچے آتا تھا میں تو احتیاط کر لیتا تھا مگر بچوں کے متعلق یہ خطرہ تھا کہ وہ قالین کے پھسلنے سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے اور اس صورت میں وہ سیڑھیاں اس طرح کی تھیں کہ بہت گہرا نقصان پہنچ سکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ان چیزوں کی پیش بندی ہو گئی مگر بنیادی بات یہی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے نتیجے میں یہ توفیق مل گئی۔

جتنی باتیں میں کر رہا ہوں یہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہیں اور قرآنی تعلیم کو اگر آپ مطمح نظر بنا لیں، اپنا راہنما بنا لیں تو زندگی کی بہت بڑی سے بڑی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم خطرات سے بچ سکتے ہیں۔ اسی تعلق میں ایک واقعہ جو بہت دردناک واقعہ اس جلسے پر ہوا ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہوا ہے کہ ہم نے پہلی ایک غلطی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ گزشتہ ایک جلسے میں مبشر باجوہ صاحب یہاں سے روانہ ہوئے اور بہت تھکے ہوئے تھے اور اس کے باوجود یہ خیال تھا کہ ہم پہنچ جائیں گے۔ ان کا بیٹا ان کے ساتھ مدد کر رہا تھا لیکن دونوں بہت تھکے ہوئے تھے۔ اچانک بیٹے کو نیند آئی اور نہایت خوفناک حادثہ ہوا۔ وہ تو وہیں شہید ہو گئے تھے مگر ان کا بیٹا بھی لمبے عرصہ تک گومگو کی حالت میں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا آخر بچ گیا۔ بعینہٖ اس سے ملتا جلتا واقعہ اس دفعہ ہو گیا ہے اور میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ اِنَّا لِلّٰہِ ہم بار بار ہدایتیں دیں، کیوں بھلا دیتے ہیں لوگ۔ اس پر خیال آیا کہ ہماری سرخ کتاب میں جو یہاں مکمل ہو اس میں یہ بات درج ہو کہ ہر گاڑی جو بیرون ملک سفر کرنے والی ہو اس کے اوپر ایک چھپی ہوئی چٹ آویزاں ہو جائے۔ اس میں لکھا جائے کہ آپ پر لازم ہے کہ اگر نیند آئی ہو تو ٹھہر جائیں، تھکے ہوئے ہیں تو کہیں ٹھہر جائیں اور آرام کر لیں۔ اگر کام پر دیر سے پہنچتے ہیں تو یہ ایک معمولی دنیاوی نقصان ہے جو آپ کو پہنچ سکتا ہے۔ جا کر معافی مانگ لیں تو اکثر آپ کو معاف بھی کر دیں گے لیکن اس کی کوئی معافی نہیں جو یہ جرم آپ کریں گے کیونکہ ساری جماعت کو تکلیف ہو گی۔ آپ کی غلطی سے آپ کا نقصان نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہم تو ایک جان ہو چکے ہیں، اِخْوَۃً بن گئے ہیں یہ خیال کہ جرمنی میں حادثہ ہو رہا ہے اور باقی جگہ اس کی تکلیف نہ ہو، بالکل غلط خیال ہے۔ جو تکلیف میں محسوس کرتا ہوں اس کو ایک طرف رکھیں، سب دنیا کے احمدی وہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ پس کیوں ہم بار بار قرآنی تعلیمات کے بعض حصوں کو نظر انداز کر کے تکلیفات میں مبتلا ہوں۔ تو اس سرخ کتاب میں جو ہماری یہاں تیار ہو رہی ہے اس میں یہ بات درج کی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی کار جو اندرون ملک جا رہی ہو باہر کے لئے، یا بیرون ملک جا رہی ہو ایسی نہیں ہو گی جس کے اوپر یہ تنبیہ درج نہ ہو۔ اس کے شیشوں کے ساتھ لگا دی جائے گی۔ اس میں ان پر لازم کیا جائے گا کہ بے شک آپ کو دنیاوی نقصان ہو اگر تھکے ہوئے ہیں تو آپ نے ہرگز سفر نہیں کرنا اور اگر کہیں آرام کے لئے، سونے کے لئے جگہ میسر آ جائے جو عموماً پٹرول پمپوں پہ مل جاتی ہے وہاں تسلی سے سوئیں، آرام سے جب آنکھ کھلے اس وقت پھر دوبارہ سفر کا آغاز کریں۔

تو "مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّا أَحْصٰهَا"۔ عجیب کتاب ہے اللہ کی، نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے نہ کوئی بڑی چیز چھوڑتی ہے مگر اس کو گھیرے میں لیا ہوا ہے، ہر ایک کو شمار کرتی ہے۔ تو ہمیں اب اس ضمن میں بہت سفر کرنا ہے، بہت آگے بڑھنا ہے۔ اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں تو دنیا کے پردے پر ایک اور پہلو سے اپنا بے مثال ہونا ثابت کر سکتے ہیں کہ اس پہلو سے دنیا میں بڑی سے بڑی قومیں بھی تنظیم کی یہ اعلیٰ شان پیش نہیں کر سکتیں جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی ہے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہمیں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اس کتاب کے متعلق جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا **میں آنے والے تمام مبلغین کو جو سربراہ ہیں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک میں ہونے والے واقعات پر بھی ایک کتاب بنائیں۔** ان واقعات میں جو دنیاوی مسائل ہیں جن کے نتیجے میں حادثات پیش آئے ان کو بھی پیش نظر رکھیں۔ مثلاً سیرالیون کے متعلق مجھے خیال آیا کہ اس کی سرخ کتاب میں یہ باتیں بھی درج ہونی چاہئیں کہ جہاں جہاں فسادات ہوئے ہیں وہاں کن احمدیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ کیا پیش بندی ان کو کرنی چاہئے تھی جو نہیں کی اور اس کے نتیجے میں جو ان کو نقصان ہوا وہ ہمارا سب کا نقصان ہوا۔ بہت سے ایسے احمدی تھے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو بچائے جا سکتے تھے اور ان کا بچنا جماعت کے لئے بڑی تقویت کا موجب ہوتا۔

بعض ایسے ایسے مخلصین وہاں شہید ہو گئے اور جماعت کے ہاتھ سے جاتے رہے کہ جو اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے بہادری کی ایک غلط تعریف کر لی۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارا جماعت سے وفا کا تقاضا ہے اور ہماری بہادری کا تقاضا ہے کہ جو کچھ ماحول میں ہوتا چلا جائے ہم نے اس مرکز کو نہیں چھوڑنا جس پر ہمیں متعین کیا گیا ہے اور اپنی طرف سے وہ مثلاً ہسپتال ہیں، مساجد ہیں، اس قسم کی دوسری عمارات ہیں ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جو حصہ حکمت کی کمزوری کا تھا وہ یہ تھا کہ وفا تو کی مگر اس وفا نے فائدہ کوئی نہ دیا، الٹا نقصان پہنچایا کیونکہ وہ اکیلی جان حملے کے وقت ان چیزوں کی حفاظت کر کیسے سکتی تھی۔ جب بھی ایسی جگہوں میں حملے ہوئے ہیں آگ لگانے والوں اور لوٹ مار کرنے والوں نے کسی آدمی کی موجودگی کا ادنیٰ بھی لحاظ نہیں کیا۔ ہاں اس آدمی کو جہاں تک ممکن تھا یا شہید کر دیا گیا یا زندہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

بہت بڑی بڑی تکلیفیں سیرالیون کے احمدیوں نے دیکھی ہیں جو ایسے حادثات سے تعلق رکھتی ہیں جو ملکی تغیرات کے نتیجے میں پیدا ہوئے اور اس کی کوئی سرخ کتاب نہیں رکھی گئی۔ اس لئے **میں سیرالیون کے مبلغ کو خاص طور پر جو امیر ہے اسکو دوسرے امور میں کتاب رکھنے کے علاوہ اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔** تمام جائزہ مکمل کریں۔ ایک بھی حادثہ ایسا نہ ہو جسے نظر انداز کیا جائے۔ وہ کیوں ہوا تھا، کیا حکمت کی باتیں نظر انداز کی گئیں، بچنے کا وقت کونسا تھا، اس وقت اس کو استعمال کیوں نہ کیا گیا۔ اب یہ جو صورت حال ہے جیسا کہ میں عرض کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا ہے اس

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

الٰہی تعلیم کی پیروی میں بہت سے نقصانات سے جماعت کو بچانے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی مدد سے توفیق مل جاتی ہے۔

اب گنّی بساؤ میں حالات خراب ہوئے۔ گنی کوناکری جو اس سے ملتا ہے وہاں نسبتاً حالات بہتر تھے۔ ہمارے مبلغین نے ہمیں یہ لکھنا شروع کیا کہ ہم جس علاقے سے نکل گئے ہیں وہاں فساد کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور اس علاقے میں امن ہے۔ پھر اور آگے بڑھے کہ اب بھی فساد پیچھے رہ گیا اس علاقے میں امن ہے۔ پھر اور آگے بڑھے کہ اب بھی فساد پیچھے رہ گیا اس علاقے میں امن ہے۔ پھر گنی کوناکری کے بارڈر پر پہنچے اور کہا اب ہم یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب یہ باتیں وکیل التبشیر نے میرے سامنے رکھیں میں نے کہا انتہائی خطرناک غلطی کر رہے ہیں۔ جب فساد پھیلتے ہیں تو ضروری نہیں کہ جس طرف سے آرہے ہیں آپ کو دکھائی بھی دے رہے ہوں۔ وہ گھیرا ڈال لیا کرتے ہیں اور اس گھیرے کو توڑنا پھر آپ کے بس میں نہیں رہے گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اچھا ہم گنی کوناکری میں جاکر جو الگ ملک کا بارڈر ہے وہاں انتظار کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہرگز یہ نہیں ہونا کیونکہ اگر گنی کوناکری جاکے انتظار کرو گے تو وہ بھی محفوظ نہیں ہے کیونکہ جو شرارت کی خبریں مجھے مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی حملہ ہوگا اسلئے سینیگال چلے گئے تو پیچھے شرارت نے سر اٹھالیا تب ان کو سمجھ آئی کہ **خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک نگران ہے اس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ باریک باتوں پر بھی نظر رکھے اور باریک باتوں پر نظر رکھنے کے نتیجے میں کبیرہ سے نجات مل جاتی ہے، بہت بڑے بڑے خطرات سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچالیتا ہے۔**

تو یہ پہلو بھی جیسا کہ سیرالیون کے حوالے سے میں نے شروع کیا تھا ہر احمدی ملک کو پیش نظر رکھنا ہے۔ ہر جگہ مختلف خرابیاں ہوتی رہتی ہیں ان کی پیش بندی کے لئے تمام اقدامات کرنے ضروری ہیں اور انقلابات کے نتیجے میں جو امکانات پیدا ہوتے ہیں اور جو خطرات پیدا ہوتے ہیں ان کی پہلے سے تسلی کے ساتھ ٹھنڈے دل اور دماغ کے ساتھ ان پر غور کر کے ان کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

اب اس وقت ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف علاقوں کے سربراہ آئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک نائجیریا کے بھی ہیں ان سے جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئے حالات ہیں وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور جماعت کے لئے خدمت کرنے کا اور موقع ہے۔ لیکن مجھے ان کے اس جواب پر انشراح نہیں ہے کیونکہ نائجیریا میں ایک لمبی کشمکش چل رہی ہے، بعض انتہا پسند مسلمانوں کے درمیان اور بعض عیسائیوں کے درمیان اور بعض معتدل مسلمانوں کے درمیان۔ اور اس کشمکش کے نتیجے میں جب فسادات پھوٹتے ہیں تو اچانک پھوٹتے ہیں اور ان کی پیش بندی کے لئے لازم ہے کہ ان سارے امور پر تجزیہ کر کے ان لوگوں سے رابطہ پیدا کیا جائے جو علاقے کے سربراہ ہیں اور ان کو بھی سمجھایا جائے اور پھر وقت آنے پر جماعت کو کیا قدم اٹھانے چاہئیں پہلے سے یہ بات طے کر کے ان تک پہنچا دی جائے ورنہ وہ قدم اٹھانے کے وقت آپ ان تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپ نے بے شک بہت اچھا منصوبہ بنایا ہو جب ضرورت پڑے گی تو آپ ان تک نہیں پہنچ سکیں گے اور ان کو کیا پتہ چلے گا کہ ہمارے لئے کیا منصوبہ ہے، ہمیں کیا ہدایت ہے۔

تو بہت سے امور ہیں جن میں تفصیلی ہدایات کا طے ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ وقت پر ان لوگوں تک پہنچا دینا ضروری ہے تاکہ جب بھی خدانخواستہ ایسے حالات برپا ہوں تو فوری طور پر ان پر عمل درآمد کریں۔ جو نائجیریا کے بدلے ہوئے حالات ہیں ان میں کچھ خرابیاں ابھی ہیں جن کی طرف جماعت کو پوری توجہ کرنی چاہئے۔ ابیولا صاحب جن کے انتخاب کے نتیجے میں سارا جھگڑا چلا تھا، ابیولا صاحب سے میرے اور جماعت کے بہت گہرے ذاتی تعلقات تھے۔ وہ جب یہاں تشریف لایا کرتے تھے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ ہمارے پاس نہ پہنچے ہوں۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنے معاملات میں جو پیچیدہ تھے مجھ سے مشورہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد دنیا میں جہاں جاتے تھے وہاں سے ٹیلی فون پر رابطہ کرتے تھے کیونکہ ارب پتی آدمی تھے، ٹیلی فون کا بل تو ان کے لئے ایک کاغذ کے گچھے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا جس کو آگ میں پھینک دیا جائے۔ یعنی ان کے ذہن میں وہ تصور ہی نہیں جو عام لوگوں کے ذہن میں ٹیلی فون کالوں کا تصور ہے۔ تو اس لحاظ سے وہ دنیا کے ہر مقام سے، جہاں بھی جاتے تھے لازمہ بنا رکھا تھا کہ مجھ سے ٹیلی فون پر بات کریں گے اور پوچھا کرتے تھے کہ یہاں میں اس غرض سے آیا ہوا ہوں، یہ میرا دنیا کا تجارت کا معاملہ ہے، یہ ایسا معاملہ ہے جس کا ہماری سیاست سے تعلق ہے، آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہئے۔ یعنی مجھ سے مشورہ لینے میں بے انتہا عاجز تھے لیکن ان کے رشتے داروں اور ان کے باقی لوگوں کو تو یہ باتیں معلوم نہیں۔ جس پارٹی کے وہ سربراہ تھے وہ دراصل Islamic Fundamental-ism کی پارٹی ہے جو اسلامی بنیاد پرستوں کی سربراہی میں قائم ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کو کافی نفوذ ہوا ہے۔ اور ان کے بنیادی ارادوں میں یہ بات داخل تھی کہ اگر ہم آگئے تو عیسائیوں کا بھی قلع قمع کریں گے جن کو سیاست میں نفوذ ہے اور معتدل مسلمانوں کو بھی ٹھیک کرلیں گے۔ اب الحاجی ابیولا کی یادیں تو وہاں کوئی کام نہیں کر سکتیں، وہ کسی تحریر میں نہیں آئیں، کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس میں یہ درج ہوں سوائے اس وقت میرے دماغ کی کتاب ہے جس میں یہ باتیں درج ہیں۔ تو **ہمارے امیر صاحب نائجیریا ان باتوں کو بھی اپنی سرخ کتاب میں درج کریں** اور یہ لکھ لیں کہ ایک بہت بڑا نائجیرین قوم کا ہمدرد اور راہنما رخصت ہو گیا جو جماعت احمدیہ سے جو استفادہ کیا کرتا تھا وہ بھی اس کے دماغ کے ساتھ ہی رخصت ہو گیا۔ وہ اگر رہتا تو مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ہمارے مشورے کے مطابق رفتہ رفتہ ان انتہا پسندوں کا رخ بھی اسی طرف پھیر دیتا۔ لیکن اس بے چارے کی زندگی نے وفا نہیں کی۔

اب **جماعت نائجیریا کو چاہئے کہ یہ باتیں درج کرے** اور ان کے پیچھے جو باقی راہنما رہتے ہیں ان سے پوچھ لیں اور ان سے رابطے کی وسیع مہم چلائیں اور یہ منصوبہ بنائیں کہ نائجیریا اکٹھا رہے۔ مجھے نائجیریا کے متعلق یہ سخت فکر لاحق ہے کہ چونکہ نائجیریا سے بعض مغربی قومیں سخت دشمنی کر رہی ہیں کیونکہ نائجیریا نے اس وقت اپنا سر بلند کیا اور اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے کی کوشش کی جب کہ باقی افریقن ممالک کو یہ مغربی قوموں کے سربراہ جو کچھ کہا کرتے تھے ان کو آنکھیں بند کر کے مان لیا کرتے تھے۔ اتفاقی حادثہ ہوا ہے مگر ہوا اچھا کہ اس وقت کے جو فوجی سربراہ تھے ان کو اپنی طاقت کا اتنا شدت سے احساس ہوا کہ اپنے ملک میں میں جو چاہوں کروں اور اپنے تیل کی دولت کا بھی فخر تھا کہ اس دولت کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مغربی راہنماؤں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا ہمارے اندرونی معاملات میں تم نے ہرگز دخل نہیں دینا، اپنے معاملات ہم خود طے کریں گے اور ہمارے پاس کافی وسائل موجود ہیں کہ ان معاملات کو طے کریں اور اس کا ردعمل کیا ہوا۔ تمام دنیا میں جن پر ان ملکوں کا اثر تھا ان کے تجارتی روابط نائجیریا سے کاٹے گئے۔

اب اچانک نائجیریا نے محسوس کیا کہ ایک رسی میں اس طرح حلقہ تنگ کیا جا رہا ہے اور ان کے تیل کی فروخت پر پابندیاں لگا دیں۔ ظاہری پابندیاں نہیں مگر ہدایات یہی دے دی گئیں کہ یہ ملک ذرا سر اٹھا رہا ہے اور اس کو وہم ہے کہ یہ آزاد ہے تو یہ وہم دور ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ پابندیاں بھی لگنی شروع ہوئیں اور نسبتاً زیادہ سخت ہوتی رہیں یہاں تک کہ نائجیریا نے محسوس کیا کہ اس کی چٹکی ایسی ہے جو دل کو کاٹ لے۔ کچھ دیر تک تو انہوں نے برداشت کیا مگر بالآخر مغربی طاقتوں کے دباؤ ہی کے نتیجے میں ان کو حاجی ابیولا کو آزاد کرنا پڑا اور مغربی طاقتوں کا خیال تھا کہ حاجی ابیولا کے ذریعے دوبارہ نائجیریا پر اپنی حکومت قائم کرلیں گے۔

حاجی ابیولا کو ایسا دل کا دورہ پڑا جس کے متعلق آج تک ماہرین جو ہیں وہ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلے فوجی سربراہ کے عین ایک مہینہ بعد، بعینہ ایک مہینہ بعد ویسا ہی دل کا دورہ پڑا جیسے اس کو پڑا تھا اور اس کی چھان بین کس نے کی؟ مغربی طاقتوں کے نمائندوں نے، یونائٹڈ نیشنز کے نمائندوں نے اور انہوں نے حالات کا جائزہ لے کر اعلان کر دیا کہ کوئی بھی اس میں خرابی نہیں تھی۔ اب پنجابی میں کہتے ہیں "دودھ دا راکھا بلا"۔ بلے کو اگر مقرر کیا جائے کہ دودھ کی حفاظت کرے تو وہ آپ ہی پی جائے گا۔ تقریباً اسی قسم کا واقعہ وہاں گزرا ہے تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اتفاق تھا، حسن اتفاق تھا یا کچھ اور بات تھی مگر ان کی بیٹی سے ہمارا رابطہ ہوا اور ان کی بیٹی یہاں آکر مجھ سے ملتی بھی رہی ہیں۔ بہت سمجھدار، سلجھی ہوئی خاتون ہیں اور بعید نہیں کہ انہی کو آئندہ راہنما بن لیا جائے۔ انہوں نے مجھ سے تفصیل سے یہ باتیں کیں کہ ہمارے خلاف سازشوں کا ایک تانا بانا بنایا جا رہا ہے۔ اب جبکہ وہ نائجیریا پہنچیں تو میرے نمائندوں نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے ہمارے نمائندوں کو بتایا کہ ان کو اس فیصلے پر ادنیٰ بھی اطمینان نہیں جو یہ دے چکے ہیں۔ لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں کروں کیا، میرے اختیار میں اور کچھ بھی نہیں۔ ساری ٹیمیں یونائٹڈ نیشنز کی نگرانی میں کام کر رہی ہیں وہ بتا رہی ہیں کہ کیا واقعہ ہوا۔ اور میری آواز کو کون سنے گا لیکن میں نے بتایا کہ میری آواز کو حاجی ابیولا کے مداح سن رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کچھ ایسی خرابی ہوئی ہے جس پر ہم ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ چنانچہ ان کی بات سچی نکلی اور وہاں فسادات شروع ہو گئے۔ بڑے زور کے ساتھ گلیوں میں لوگ نکلے ہیں جنہوں نے اس چھان بین سے کلیۃً عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مگر یہ جو گلیوں کی Violence ہے یہ بھی نائجیریا کے مفاد کے خلاف ہے۔ اس لئے بعض مسائل کا حل جو ہے وہ بعض نئے مسائل پیدا کرتا ہے۔ نائجیریا کے تعلق میں اگرچہ ہم

باقاعدہ رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔ پوری کوشش یہی ہوگی اللہ کے فضل کے ساتھ کہ مسائل حل ہو جائیں اور نائجیریا ملک ایک ہو جائے مگر جو حالات نظر آرہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ ہماری خواہش ابھی تک قابل عمل نہیں ہوئی کیونکہ حاجی ابیولا کے مداح جب حاجی ابیولا کی ان بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں گے جس میں مسلمانوں کے عروج کی باتیں تھیں تو لازماً عیسائی علاقوں کے خلاف ان کی منافرت بیدار ہوگی اور عیسائی علاقوں کو بیرونی دنیا کی فوجی حمایت حاصل ہے اور عیسائی علاقوں کو بیرونی دنیا کی سیاسی حمایت حاصل ہے۔

پس حالات سدھرنے میں، اگر خدا کرے سدھر جائیں، ابھی بہت وقت درکار ہے اور بہت محنت درکار ہے۔ ہمارے نائجیریا کے امیر صاحب یہ سن رہے ہیں یعنی اگرچہ ان کے کان میں میں ٹوٹی نہیں دیکھ رہا لیکن وہ میرے سر ہلانے کے ساتھ سر ہلا رہے ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس خطبے کا ترجمہ بڑی توجہ سے سنیں۔ انگریزی زبان میں اس کے بعد دوبارہ صحیح ترجمہ ہونا چاہئے۔ ایک تو Running Translation ہے جیسے کنٹری ہوتی ہے لیکن یہ **خطبہ ایسا ہے کہ جس کو تسلی سے ترجمہ کرکے متعلقہ لوگوں تک پہنچائیں**۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ وہ خطبہ کو غور سے سنیں گے اور اس کے نتیجے میں اپنے سیاسی اور جماعتی روابط کو از سر نو زندہ کریں گے۔

جماعتی روابط میں ایک بات ان کو بھی اور دوسرے ملکوں کو بھی جہاں فسادات وغیرہ ہوتے رہتے ہیں بتانی بڑی ضروری ہے اور یہ ان کی سرخ کتاب میں درج ہونی چاہئے کہ جتنے مرضی فسادات ہوں ان کی موجودگی میں ہم نے لازماً آگے بڑھنا ہے اور نئے علاقے فتح کرنے ہیں۔ تبلیغ کا کام فسادات کی وجہ سے رُکے گا نہیں۔ فسادات کی روک تھام کے لئے ہم جو کوشش کریں گے اس سے ہمیں سہولت تو ہوگی لیکن لازم تو نہیں ہے کہ ہم کامیاب ہوں، یعنی روک تھام میں کامیاب ہو جائیں۔ مگر اس کے نتیجے میں یعنی فسادات اگر ہوں تو تبلیغ کا کام کسی قیمت پہ بھی نہیں رکنا چاہئے۔ اور اس کے لئے فسادات کے احتمال کو پیش نظر رکھ کے نائجیریا کی جماعت کو تبلیغ کا تفصیلی منصوبہ بنانا چاہئے۔

اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں اور پوری طرح ابھی سے میں اس بارہ میں منصوبے بنا کر جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف ملکوں سے آئے ہیں گفتگو کر چکا ہوں۔ **ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری امید ہے ہم کوشش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہوگی**۔ اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عملدرآمد کے نتیجے میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کا میرا یہی تجربہ ہے اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔

تو اگرچہ آئندہ آنے والی امیدیں دنیا کی نظر میں شیخ چلی کی خوابیں ہونگی مگر میری نظر میں تو نہیں۔ میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ شیخ چلی کی خوابیں اس کے معدے کی خرابی سے ہوا کرتی تھیں۔ میری جو خوابیں ہیں وہ قرآن پر مبنی ہیں، اللہ کے ارشادات پر مبنی ہیں۔ ان دونوں خوابوں کے درمیان شَتَّان بَيْنَهُمَا، مشرق و مغرب بلکہ اس سے بھی زیادہ بُعد ہے۔ پس پہلے تو ایمان اور یقین دلوں میں پیدا کریں۔ اگر آپ کو یقین ہی نہیں ہوگا کہ یہ باتیں ممکن ہیں تو یقین سے جو توکل پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہیں ہوگا۔ کامل یقین اور اس کے نتیجے میں توکل۔ توکل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمہ داری خود قبول فرما لیتا ہے۔ کہ میرے عاجز، بے کس بندوں نے مجھ پر توکل کیا ہے تو میں ان کی توقعات پوری نہیں کروں گا!!؟

پس یہ ہے منصوبہ جو آئندہ سال کے لئے میں نے ذہن نشین کر کے جو ہمارے متعلقہ عہدیداران تھے ان پر مجالس کے دوران کھول دیا ہے لیکن یہ باتیں ہو سکتا ہے وہ بھول جائیں۔ اس لئے یہ خطبہ میں دے رہا ہوں تاکہ ساری جماعت کو پتہ چل جائے کہ میں نے کیا باتیں کی تھیں اور وہ ان لوگوں کو بھولنے نہ دیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں، جیسا کہ مجھے امید ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی پیروی کروں گا لیکن جماعت کے اوپر ذمہ داری لگاتا ہوں کہ انہوں نے ان باتوں کو اپنے افسروں کو بھولنے نہیں دینا اور انہی باتوں کا تعلق پاکستان اور بنگلہ دیش سے بھی ہے۔

پاکستان میں حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجۃً انشاء اللہ وہ جماعت کے حق میں ہونگے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا مگر اس بارے میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ مُلاّں کے خلاف ہوگا اور **میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ مُلاّں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا**۔

پس آپ سے اس دعا کی بھی درخواست ہے کہ پاکستان میں جو حالات تبدیل ہو رہے ہیں جس طرح میں نے نائجیریا کی بحث کی، سیرالیون کی بحث کی اب آخر پر میرا فرض ہے کہ پاکستان کے متعلق بھی چند امور آپ کے سامنے رکھ دوں۔ بنگلہ دیش میں بھی اسی قسم کے حالات رونما ہو رہے ہیں مگر بہت کم۔ پاکستان میں بہت زیادہ سنگین اور خطرناک ہیں اور نظر آرہا ہے، اللہ تعالیٰ کی انگلی اشارے کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ زبردستی قوم کا رخ درستی کی طرف پھیر دے گا۔ اگر یہ توقع پوری ہوگئی اور قوم نے جنگ سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لی اور ان باتوں کی اصلاح کر لی جن کے نتیجے میں ملائیت کا فتنہ عروج پا رہا ہے، ان چیزوں کا قلع قمع کر دیا جن کے نتیجے میں مظلوموں پر ظلم کئے جا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہر بحران سے نکال دے گا۔ ناممکن ہے پھر کہ ہندوستان یا کوئی دنیا کی طاقت اس ملک کو غرقاب کر سکے۔ پھر اس ملک نے بچنا ہی بچنا ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کو بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلانے کے لئے بچنا ہے۔

تو آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اس دعا کو پیش نظر رکھیں اور جو پاکستان جانے والے لوگ ہیں ان میں سے بہت سے جا چکے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو آج کے خطبے کی خاطر ٹھہرے ہوئے تھے اور اسی وجہ سے آج دوپہر کو ہم نے جمعہ کے ساتھ عصر کو جمع کرنا ہے۔ اگرچہ یہ دستور رہا ہے کہ جتنی جلدی بھی ہو ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنا بند کر دیا جائے عام نمازیں جمع نہیں ہو رہیں لیکن جمعہ کی وجہ سے مجھے امیر صاحب نے بتایا کہ بہت زیادہ دوست ٹھہرے ہوئے ہیں اس توقع پر کہ وہ خطبہ سنیں گے تو پھر جائیں گے۔ اس لئے آج انشاء اللہ نمازیں جمع ہی ہونگی۔ لیکن ایک دو دن مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی جمع ہونگی کیونکہ رات کے وقت، وقت تھوڑا ہوتا ہے اور اس وقت سفر کرنے والوں کے لئے دقت ہو جاتی ہے۔ پس اس اعلان کے ساتھ اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے پاکستان جانے والے دوست اور پاکستان میں یہ خطبہ سننے والے دوست اس خطبے کی روشنی میں عوام الناس کے علاوہ اپنے راہنماؤں کی تربیت کی بھی کوشش کریں گے۔ ان کو بتائیں گے کہ اگر تم بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی راہ ہے، سیدھے رستے پر آجاؤ اور وہ جو سیدھی راہ ہے وہ تمہارے دل میں نقش ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی فطرت کی آواز سے راہنمائی حاصل نہ کرے۔ جب بھی غلط راہنمائی ہوتی ہے تو غلط تقاضوں اور خود غرضی کے نتیجے میں غلط راہنمائی ہوتی ہے۔

ہر شخص اپنے نفس میں آزادانہ ڈوب کر دیکھے، جو جواب فطرت کا ملے گا ہمیشہ صحیح ہوگا۔ پس ہمارے سربراہوں کی، یعنی پاکستان کے سربراہوں کی اور عوام الناس کی فطرت کو جھنجھوڑیں۔ ان کو توجہ دلائیں کہ ہم پر کوئی احسان نہیں کر رہے تم، نہ کر سکتے ہو۔ یہ ہمارا احسان ہے جو تمہاری فطرت کو جھنجھوڑ رہے ہیں اگر یہ جاگ گئی تو قوم جاگی رہے گی۔ اگر یہ سو گئی تو قوم ہمیشہ کی نیند سو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں بچائے۔ اس خطاب کے ساتھ جس میں ان آیات کے ذکر کا موقع ہی نہیں ملا انشاء اللہ اگلے خطبہ میں یہ مضمون شروع کروں گا۔ یعنی وہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی اس مضمون کو آئندہ خطبے میں آگے بڑھاؤں گا۔ اور اب میں اجازت چاہتا ہوں۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔
یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

حضور نے فرمایا کہ طور والے نبی کو جو کتاب ملی اس میں آنحضرت ﷺ کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ البیت المعمور سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ البحر المسجور کے عذاب اور البیت المعمور کے پیغام کو دنیا اس وقت تک نہ سمجھے گی جب تک کہ عذاب کے جھٹکے نہ دئے جائیں اور یہ جھٹکے سمندر سے شروع ہونگے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" اور سزاء کے سلسلے کا آغاز سمندر سے ہوگا۔ اگر ان تمام آیات کا نقشہ ذہن میں رکھیں تو مضمون کی سمجھ آجاتی ہے۔ جس زمانے سے ہم گزر رہے ہیں ان میں خوفناک جنگیں ہونگی جو سمندر سے شروع ہونگی اور پھر آسمان سے ہولناک آگ برسے گی اور یہ ہو کر رہے گا۔

آیت نمبر ۱۱ "وتسیر الجبال سیراً" کے دو معنی حضور انور نے بیان فرمائے۔ ایک تو یہ کہ پہاڑوں جیسی مضبوط اقوام اپنی قوت کے بل بوتے پر ایک دوسرے پر قبضہ آور ہونگی اور دوسرے یہ کہ پہاڑوں پر لوگ کثرت کے ساتھ چلیں گے۔ حضور انور نے حُورٌ عِینٌ کی تفصیل کے ساتھ لطیف تشریح فرمائی اور اس طرح یہ کلاس سورۃ الطور کی آیت نمبر ۲۵ کے ترجمے پر ختم ہوئی۔

جمعرات، ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۶۰ جو ۱۵؍مئی ۱۹۹۶ء کو پہلی بار براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۱؍ستمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور کے ساتھ فرنچ بولنے والے لوگوں کی ملاقات جو ۷؍ستمبر ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ ہوئی تھی براڈکاسٹ کی گئی۔ سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں :

☆...... میرا تعلق سنّی مسلمانوں سے تھا۔ میں ان کو کیا مشورہ دوں کہ احمدی ہو جائیں ؟ حضور انور نے فرمایا کہ میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں Audio/Vodeo پروگرام سنوائیں اور دکھائیں کہ میں نے کچھ دلچسپ چیزیں دیکھی ہیں آپ بھی اس سے حظ اٹھائیں۔ ☆...... بہترین بات تو یہ ہے کہ انسان خود اپنا محاسبہ کرے اور اصلاح کرے لیکن ہمسایوں کو کس طرح ٹھیک کرے ؟۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کے بچے آپ کی Patronage محسوس کریں تو پھر ان کی تربیت ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کے بچوں کی جو آپ کے گھر میں رہتے ہیں تربیت نہیں ہو سکتی تو ہمسایوں کی آپ کس طرح تربیت کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمسایوں کے ساتھ شفقت، محبت اور عنایت کا سلوک کریں اور پھر تبلیغ وغیرہ کی بنیاد رکھیں۔ ☆...... والدین ۱۲ سال کے بچے کے ساتھ کیا سلوک کریں کہ اس پر باہر کا اثر نہ پڑ سکے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ والدین تربیت لیٹ شروع کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ۷ سال کی عمر میں بچے کی کافی تربیت ہو چکی ہونی چاہئے۔ میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ وہ والدین جو خود نمازی ہیں بچوں سے سختی نہیں کرتے تو ان کے بچے نماز سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ بچوں کو ۷ سے ۱۰ سال تک مارنے کا حکم نہیں۔ ترغیب و ترہیب سے کام لیں۔ اگر اس عمر میں کبھی نماز رہ جائے تو سختی نہ کریں کیونکہ خدا نے ہی سختی کا حکم نہیں دیا۔ ۱۰ سے ۱۲ سال کے عرصہ میں ہلکی سی سزا دی جا سکتی ہے۔ ۱۲ سال کی عمر کے بعد نماز فرض ہے اس لئے آپ کی تجویز کردہ ۱۲ سال کی عمر میں آپ کے مارنے کا کوئی حق ہی نہیں رہتا کیونکہ اس عمر میں عادات پختہ ہو جاتی ہیں اسلئے تربیت بہت پہلے بچپن سے ہونی چاہئے۔ ☆...... قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو کیا احادیث کے بارہ میں بھی ایسا وعدہ ہے ؟ حضور نے فرمایا اگر آنحضرت ﷺ کی احادیث اور متن قرآن کے مطابق ہوں تو انہیں قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً جیسے آپ نے فرمایا "لو لا ك لما خلقت الافلاك" باقی سب نے امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے اٹھالیا تو خدا نے انہیں مکمل ماڈل بنایا اگر وہ ہی مکمل نہ ہو تو ماڈل کا کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کبھی بھی قرآن کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اس لئے ایسی احادیث قبول نہیں ہو سکتیں۔ ☆...... قرآن مجید میں سورۃ التوبہ آیت ۱۲۶ میں مذکور ہے کہ "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں سال میں ایک بار یا دو بار آزمایا جاتا ہے پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی نصیحت پکڑتے ہیں"۔ یہ کون سی آزمائشیں ہیں اور کیا یہ مومنوں اور غیر مومنوں کے لئے برابر ہیں ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خطاب منافقین اور غیر مسلموں کے لئے ہے۔ وہ آزمائے جاتے ہیں اور انہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ صحیح راستے پر نہیں ہیں۔ آزمائش کئی قسم کی ہو سکتی ہے مثلاً مالی مشکلات یا بچوں کا بیمار ہو جانا۔ ان حالات میں جب وہ دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور مشکل حل ہونے کے بعد وہ پھر خدا کو بھول جاتے ہیں۔ مثلاً طلباء بھی آزمائے جاتے ہیں۔ جب امتحان قریب آتا ہے تو خدا سے دعا کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدی طلباء کا Case مختلف ہے۔ وہ دعائیں کرتے ہیں اور ان کی دعائیں اتنی باثمر ہوتی ہیں کہ آپ کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ طلباء جو اپنا وقت خدمت دین کے لئے وقف کرتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ اتنی اعلیٰ کامیابی کے ساتھ نوازتا ہے کہ وہ خود حیران رہ جاتے ہیں۔ آج چینی صاحب نے بتایا کہ ان کے بیٹے داؤد نے اتنی اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے کہ کئی تعلیمی اداروں کی طرف سے اسے داخلے کے لئے بلاوے آرہے ہیں۔ ☆...... ایک ہی نسل سے اتنی مختلف رنگ و نسل کے لوگ کس طرح بن گئے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ آب و ہوا کے بدلنے سے رنگ میں فرق آجاتا ہے۔ اور دو تین Decades میں تو کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے رنگ و نسل کے اختلاف میں بھی خدا کے نشان ہیں۔ اگر یہ اختلاف نہ ہوتا تو سب انسان ایک ہی شکل اور رنگ کے ہوتے۔

(مرتبہ : امتہ المجید چوہدری)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

آج بھی امانت ہی کو موضوع بنایا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنیہ کا ترجمہ و تشریح پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے فرمایا ہے کہ تم اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو ورنہ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم آپس کی امانتوں کی بھی خیانت کر رہے ہوگے۔ یعنی یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ اور رسول کی خیانت کی جائے اور اپنی امانتوں کی خیانت نہ کی جائے۔ جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ اور رسول کی خیانت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص ایک بھی نماز باقاعدہ نہ پڑھتا ہو، قرآنی تعلیم پر عمل نہ ہو، خدا نے جو کچھ اسے دیا ہے اس میں سے واپس اس کی راہ میں صدقہ و خیرات نہ کر سکتا ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو پہچانے جا سکتے ہیں، جو اللہ اور رسول کی خیانت کے مرتکب ہیں۔ ایسے لوگ اپنے معاملات میں ایک دوسرے سے بھی امانت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو خیانت کے نام پر سودا کرتے ہیں یا خائن سے سودا کرتے ہیں وہ دونوں ہی خائن ہیں۔ حضور نے بتایا کہ بعض لوگ ایسی شرائط پر کسی کو پیسے دیتے ہیں اور کاروبار میں لگاتے ہیں جو سودی شرائط ہوتی ہیں اس میں دونوں ہی خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے وَتَخُونُوا اَمَانَاتِكُم وَاَنتُم تَعلَمُون کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خائن کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ خیانت کر رہا ہے۔ خیانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہی نہیں ہوئی۔ اس پہلو سے وَاَنتُم تَعلَمُون کا یہ مطلب ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی خائن ہو اور اسے علم ہی نہ ہو کہ وہ خائن ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اموال اور اولاد کو فتنہ قرار دیا ہے اور خیانت کی دو ہی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ تم اپنے اموال کو ناجائز طریق سے بڑھانے کی کوشش کرتے ہو۔ دوسرے بعض اوقات اولاد کی خاطر ناجائز طریق پر اموال کو بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو دیانت داری پر قائم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اجر عظیم رکھا ہے۔ سیدنا حضرت الحاج حکیم نور الدین (خلیفۃ المسیح الاول) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سنایا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی امانت و دیانت کے سبب ان کے توکل کو پورا فرمایا اور ان کی ضرورتوں کا متکفل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت کا کام ہے کہ ایسا معاشرہ قائم کرے جو صحابہؓ کے معاشرہ کے ہمرنگ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے محنت تو بہت کرنی پڑے گی۔ مگر مجھے امید ہے کہ ایسا ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ بددیانت اور عہد شکن لوگوں کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ خائن لوگوں کی اولادیں دین سے سرکنے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ ایسے بدانجام کو پہنچتی ہیں کہ پھر وہ رونے لگتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف احادیث نبویہ بھی پیش فرمائیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنائے جسے وہ سچا سمجھے مگر تو اس میں جھوٹا ہو۔ اس میں یہ نصیحت ہے کہ اگر آپ کوئی جھوٹی بات اس طرز پر پیش کر رہے ہیں کہ جسے سننے والا سچا سمجھے تو یہ بھی ایک بڑی خیانت ہے۔ اسی طرح ایک حدیث ہے کہ مومن ہر قسم کی خصلتوں اور عادتوں سے پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امانت انسان کی فطرت میں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے بچے کی مثال سے اس طرح سمجھایا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بچپن میں اپنی والدہ کے سوا ہر دوسری عورت کا دودھ پینے سے انکار کر دیا۔ یہ بچہ بچپن سے امین تھا۔ پس امانت کو بچے سے سیکھو۔ یہ بہت ہی گہرا عارفانہ نکتہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی نہ خیانت کرے، نہ اسے جھٹلائے اور نہ اسے رسوا کرے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھے۔ سوسائٹی میں عام عادت کے طور پر کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنا یہ ظلم ہے اور ایسی عادت انسان کو تکبر میں مبتلا کر سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ نے جو تقویٰ کی باریک راہیں سکھائی ہیں ان پر عمل کئے بغیر ہماری سوسائٹی سدھر سکتی ہی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے نفسانی جوش اور غیظ و غضب کو ٹھنڈا کریں اور یاد رکھیں کہ اس کا نام تقویٰ نہیں بلکہ یہ تقویٰ کے لئے تیاری ہے۔ ان جوشوں کی آگ کو ٹھنڈا کرنے سے پھر وہ گلزار پیدا ہوگا جس کا نام تقویٰ ہے۔ ☆......☆......☆

عرب دوستوں کو پیش کرنے کے لئے ایک بہترین تحفہ

تفسیر کبیر (عربی) (جلد اول، دوم اور سوم)

قرآنی علوم و معارف پر مشتمل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ پہلے سے طبع شدہ ہے اور اب تیسری جلد بھی طبع ہو چکی ہے۔ پہلی دو جلدوں میں سورۃ البقرہ کی مکمل تفسیر ہے جبکہ تیسری جلد سورۃ یونس تا سورۃ ابراہیم کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ عربوں میں تبلیغ کے لئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔ ان کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔ جملہ ممالک کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ تفسیر کبیر جلد اول، دوم اور سوم کے لئے اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ

(میر غلام احمد نسیم ۔ مربی سلسلہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
"دیکھو ابوالحسن خرقانی، بایزید بسطامی یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ یہ سب خدا تعالیٰ کے مقرب تھے اور انہوں نے بھی شریعت ہی کی پابندی سے یہ درجہ پایا تھا نہ کوئی نئی شریعت بنا کر...... یہی نماز تھی، یہی روزے تھے مگر انہوں نے اس کی حقیقت اور اصل غرض کو سمجھا ہوا تھا۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے نیکی کی مگر سنوار کر۔ انہوں نے اعمال کو بیگار کے طور پر پورا نہ کیا بلکہ صدق اور وفا کے رنگ میں ادا کرتے تھے۔ سو خدا نے ان کے صدق و سداد کو ضائع نہ کیا"۔ (ملفوظات جلد ۲ طبع جدید صفحہ ۱۵۳)

نیز فرمایا:

"یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے۔ یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے۔ یہی کامل اتباع اور بروزی اور ظلی مرتبہ ہی تو تھا جس نے بایزیدؒ محمد کہلایا اور اس کہنے پر ستر مرتبہ کفر کا فتویٰ ان کے خلاف دیا گیا اور انہیں شہر بدر کیا گیا"۔ (ملفوظات جلد ۴ طبع جدید صفحہ ۳۰۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن صوفیاء کا گاہے بگاہے ذکر فرمایا ہے ان میں سے حضرت بایزید بسطامیؒ بھی ہیں۔ صوفیاء کرام نے رشد و ہدایت کا کام ہر زمانہ میں کیا ہے اور مشکلات ان کے کام میں کبھی روک نہیں بنیں۔ ان ہی برگزیدہ ہستیوں میں سے بایزید بسطامیؒ بھی ہیں۔ ان کے مختصر حالات افادہ عام کے لئے لکھے جاتے ہیں۔

حالات

حضرت ابویزید بسطامیؒ جنہیں تصوف کی کتب میں عموماً بایزید لکھا جاتا ہے کا اسم گرامی طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا بت پرست تھے لیکن جب ان پر اسلام کی حقانیت واضح ہوئی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس طرح وہ اس خاندان کے پہلے فرد تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ حضرت بایزید طہران اور نیشاپور کے درمیان واقع بستی "بسطام" میں غالباً ۱۶۱ ہجری یعنی ۷۷۷ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں حصول علم اور معرفت کے لئے بسطام سے سفر پر روانہ ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سفر کے دوران ان کی ملاقات تین صد صوفیاء سے ہوئی۔

ہم عصر

ابویزید بسطامی کے ہم عصر صوفیاء میں سے ابو حامد احمد خضرویہ اور ابوزکریا یحییٰ بن معاذ تھے۔ ان میں سے اول الذکر بلخ کے رہنے والے تھے۔ خراسان کے مشہور مشائخ میں شمار ہوتے تھے اور یحییٰ بن معاذ کو طبقہ اول کے صوفیاء میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان دونوں حضرات نے بایزید سے روحانی استفادہ بھی کیا۔ آپ سے روحانی استفادہ کرنے والوں میں ابو موسیٰ دیبولی کا نام بھی لیا جاتا ہے جو آرمینیہ سے ان کی خدمت میں اس غرض کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

تصوف کا طریقہ طیفوریہ

حضرت ابویزید بسطامیؒ کے زمانہ تک کوئی طریقت کا سلسلہ اس طرح موجود نہیں تھا جیسے طریقت کے سلسلے آج کل ہیں اور جن سے ہم واقف ہیں۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سلسلہ طیفوریہ کی بنیاد رکھی۔ علامہ ابوالفضل نے آئینِ اکبری میں تصوف اور طریقت کے ان سلسلوں کے نام دئے ہیں جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں روحانی خدمات انجام دی ہیں ان کی اس فہرست میں سلسلۂ طیفوریہ کا نام بھی درج ہے۔

تعلیم و تربیت اور رشدوہدایت

آپ نے رشد و ہدایت اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ اس زمانے میں شروع کیا جب یونانی فلسفہ عروج پر تھا اور مسلمانوں میں بھی اثر و نفوذ کر رہا تھا بلکہ ہمہ گیر صورت اختیار کر رہا تھا۔ ہر چیز اور عقیدہ کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جانے لگا تھا۔ گویا عقل اور مذہب میں ایک کشمکش جاری ہو گئی تھی۔ بے راہ رو عقل اس کوشش میں مصروف تھی کہ مذہبی عقائد کی ایسی تاویلات کی جائیں کہ اس کا رشتہ فلسفے سے جڑ جائے۔ گویا قرآن حکیم کی تعلیم اور طریق استدلال کو بدل کر فلسفے کی دقیقہ سنجیوں میں گم کرنے کی کوشش لاحاصل کی جا رہی تھی۔ ایسے مشکل وقت میں انہوں نے اس عقلیت کے طوفان کے مقابل میں عشقِ الٰہی اور محبتِ رسولؐ کے چراغ کو روشن کرنے کی اپنی سی کوشش کی اور عقل اندھی ہے جب تک نیر الہام نہ ہو کے مصداق بے راہ رو عقل کو عشقِ الٰہی کے تریاق سے مداوا کرنے کی دعوت دی۔

اقوال و ارشادات

ابویزید بسطامی نے خود کوئی کتاب قلمبند نہیں کی البتہ ان کے شاگردوں نے ان کی طرف منسوب کردہ کچھ اقوال نقل کئے ہیں جن کی تعداد پانچ صد ہے۔ ان اقوال کو قلمبند کرنے کا اولین سہرا ابو موسیٰ عیسیٰ بن آدم کے سر ہے۔ ان کے اقوال میں سے بعض بدرجہ غایت دلیرانہ ہیں۔ ان اقوال سے ایک ایسی نفسیات مترشح ہوتی جس میں صوفی اپنے متعلق یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ فنا فی اللہ ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے ان کے اقوال کی بہت تشہیر کی۔ ان کے ملفوظات کو ابوالفضل محمد السہگی نے "النور من الکلات ابی الطیفور" کے نام سے جمع کیا ہے۔

مرتبہ و مقام

آپ بڑے بلند پایہ کے صوفی ہوئے اور مشائخ طریقت میں ان کو خاص مقام حاصل ہے جنید بغدادیؒ نے ان کے بارے میں فرمایا، "ہمارے درمیان ابویزید کو وہی حیثیت حاصل ہے جو فرشتوں میں جبریل کو"۔

تصوف کی اصطلاح "شطحیات" اور بایزید

شطحیات شطحؒ کی جمع ہے۔ شطحیات ایسے کلمات کو کہا جاتا ہے جو صوفیاء کرام کی زبان سے عالم سکر اور مستی میں صادر ہوتے ہیں۔ یہ کلمات غلبۂ حال میں ان کی زبان سے بے اختیار صادر ہوتے ہیں اور بظاہر شریعت کے مسلمہ اصولوں کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بباطن کسی سر کی طرف ان میں اشارہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے کلمات کے متعلق مشائخین حضرات کی یہ روش ہے کہ انہیں نہ رد کرتے ہیں اور نہ قبول تاوقتیکہ سمجھ نہ لیں۔ اکابر صوفیاء کی شطحیات مشہور ہیں۔ اور ان کے صحیح مفہوم کا تعین اہل بصیرت کا کام ہے۔ ابویزید کی بھی بعض شطحیات مثلاً سبحانی ما اعظم شانی وغیرہ مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایسے اقوال کی بناء پر سات مرتبہ بسطام سے انہیں نکالا گیا۔ بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ ان پر شطحؒ کی حالت نہ تھی بلکہ وہ شریعت کے پابند تھے۔ اور شریعت کے اوامر و نواہی کو بڑی اہمیت دیتے تھے اور ان کے پوری طرح پابند تھے۔ ان کے نزدیک بایزید کی طرف بعد میں بعض ایسی باتیں منسوب کر دی گئی ہیں جن پر نہ وہ عامل تھے اور نہ ہی ان کے قائل تھے۔

وفات

صحیح روایات کے مطابق ۲۶۱ھ بمطابق ۸۷۴ء کو بایزید نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ طریقہ طیفوریہ اب تک کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے۔ اور تصوف کی کتب میں اس طریق کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کتاب البریہ میں جہاں ہر صدی میں جن باخدا لوگوں کا ذکر کیا ہے ان میں بایزید بسطامیؒ کا نام بھی درج ہے۔ (دیکھیں کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۹۲)

☆......☆......☆

بقیہ: دورہ جرمنی کی مصروفیات از صفحہ ۲

☆......ایک سوال تھا کہ حج کے موقع پر ٹوپی کیوں نہیں پہنتے؟۔ اس کا جواب حضور انور نے بڑے دلچسپ انداز میں یوں دیا کہ سوال کرنے والے دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں؟ کیا ان میں سے کوئی ٹوپی پہن کر پیدا ہوا تھا؟ اس دلچسپ حقیقت پر مبنی جواب سے حضور انور نے بڑے لطیف رنگ میں حج کا فلسفہ بیان فرما دیا اور فرمایا کہ حج کے موقع پر ایک نئی پیدائش ہوتی ہے اور یہ پیغام ہے جو اس میں دیا گیا ہے۔

☆......اسلامی تعلیمات پر مبنی فلسفہ نجات کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ادنیٰ حالتوں سے اعلیٰ حالتوں کی طرف جانے کا نام ہی دراصل نجات ہے اور اس کی مزید تشریح بیان فرمائی۔

☆......ایک دوست نے سوال کیا کہ جرمن لوگوں میں تبلیغ کی جائے تو چونکہ اکثر ان میں سے مذہب کو بھی چھوڑ چکے ہیں لہذا وہ اسلام سے بھی نفرت کا اظہار کرتے ہیں تو انہیں کیسے اس بات کی طرف مائل کیا جائے؟ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کا طریق اپنائیں اور پھر حضور ایدہ اللہ نے قرآنی طریق بیان فرمانے اور ارشاد ربانی ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة کی وضاحت کے ساتھ حکمت اور موعظہ حسنہ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ اس قرآنی طریق سے ہٹ کر تو تبلیغ نہیں کر رہے۔

☆......ایک احمدی سائنس دان (جو کینیڈا سے تشریف لائے ہوئے تھے) نے سوال کیا کہ حضور کی مصنفہ حالیہ کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge & Truth" بہت مشکل ہے اس کو سمجھنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کم از کم ایک سال لگے گا کیونکہ بعض انگریزوں نے بھی مجھ سے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ انہیں کم از کم ایک سال دیا جائے تاکہ وہ اسے سمجھ سکیں۔ حضور نے اس کتاب کے پڑھنے والوں کو نصیحت فرمائی کہ جس قدر حصہ سمجھ آتا ہے وہ پڑھ لیں اور آہستہ آہستہ مطالعہ جاری رکھیں کیونکہ اس میں مختلف قسم کے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت و افادیت سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف والہامات کی روشنی میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب خالص تائید الٰہی کے تحت لکھی گئی ہے اور اس نے انشاء اللہ دنیا کے شعور کو ضرور بیدار کرنا ہے۔

☆......ہرے کرشنا کی ایک مذہبی تنظیم کے بارے میں ایک سوال پر حضور نے فرمایا کہ یہ ایک بے بنیاد تحریک ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فراڈ کا ایک قصہ ہے، محض پیسہ کمانے کا ذریعہ ہے اسلئے یہ اپنی موت آپ مر جائے گی۔

☆......ہندو لوگ کہتے ہیں کہ مردے کو دفن کرنے سے جگہ زیادہ خراب ہوتی ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ جلایا جائے تاکہ جگہ کی قلت بھی نہ ہو۔ اس کے جواب میں حضور نے مثالوں سے دفنانے کی حکمت بیان فرمائی اور فرمایا کہ انبیاء کی تعلیم دفنانے کی ہی ہے۔ دوسرے دفن کرنے سے Pollution کم ہوتا ہے جبکہ یہ جو پانی میں بہاتے ہیں تو اس سے Pollution زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس مجلس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

(رپورٹ: صادق محمد طاہر۔ جرمنی)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

مجلس انصار اللہ سویڈن کے

نویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

مجلس انصار اللہ سویڈن کا نواں سالانہ اجتماع ۲۹ر اگست ۱۹۹۸ء کو مسجد ناصر گاتھن برگ میں منعقد ہوا۔ حسب پروگرام انصار جمعہ کی رات کو مسجد میں سوئے۔ رات کو دلچسپ مجلس ہوئی۔ باجماعت نماز تہجد، فجر اور درس قرآن، انفرادی کلام پاک اور سیر کے بعد احباب نے ناشتہ کیا۔

اجلاس اول کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کی۔ تلاوت، نظم اور درس القرآن کے بعد مکرم محمود احمد صاحب ورک، صدر انصار اللہ سویڈن نے عہد دہرایا۔ محترم جناب چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنے خطاب میں انصار کو زریں ہدایات سے نوازا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے تمام جلسوں کا سیرت النبی کو لازمی جزو بنانا چاہئے تاکہ ہم حضرت محمد مصطفی ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ کے عاشق صادق، امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ایمان افروز واقعات کو یاد کر کے اپنے ایمانوں کو جلا دینے کی تاکید کی اور انہوں نے مجلس انصار اللہ سویڈن کو ممبران کی علمی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے امتحانات کا سلسلہ شروع کرنے کی نصیحت کی۔

ازاں بعد دوڑ، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، رسہ کشی اور فٹ بال کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔

دوسرے اجلاس سے پہلے محترم چوہدری صاحب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس سے احباب مستفید ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد احباب کی خدمت میں پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔

اجلاس دوم کی صدارت مکرم و محترم محمود احمد صاحب ورک، صدر مجلس انصار اللہ سویڈن نے کی۔ تلاوت، نظم اور درس حدیث کے بعد انہوں نے دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب کو خوش آمدید کہا اور تربیت اولاد، تبلیغ اور مالی جہاد میں حصہ لینے کی مؤثر تحریک کی اور جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے باقاعدگی سے ماہوار پس انداز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد حسن قرأت، حفظ قرآن، نظم خوانی (اردو، عربی، فارسی)۔ تقاریر، دینی معلومات، نماز سادہ اور باترجمہ کا لازمی مقابلہ ہوا اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار انعامات کے مستحق قرار دئے گئے۔

آخری اجلاس کی صدارت مکرم و محترم انور احمد رشید صاحب امیر جماعت سویڈن نے کی۔ تلاوت، نظم اور درس ملفوظات کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے جرمنی کے خطاب میں تبلیغ کے سلسلہ میں انصار پر ڈالی جانے والی ذمہ داریوں کو یاد دلا کر اسے کما حقہ ادا کرنے کی پرزور تحریک کی۔

محترم چوہدری صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور نمازوں اور پر لطف کھانے کے بعد خیر و خوبی کے ساتھ ہمارا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

سرخ کتاب: اگلے روز انتظامیہ اور عاملہ کے اجلاس میں انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اور حاضری میں اضافہ کرنے اور انصار کی تعلیمی ترقی کے لئے مفید مشورے کئے گئے۔ اور انہیں سرخ کتاب میں درج کیا گیا۔

(رپورٹ مرتبہ: قریشی فیروز محی الدین،
قائد اشاعت انصار اللہ سویڈن)

☆......☆......☆

سوال پوچھنے کی اصولی باتیں

(حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ)

☆......اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت قوت فکر بھی ہے۔ یعنی مختلف امور اور پیش آنے والے واقعات کے بارہ میں سوچنا اور غور کر کے نتائج اخذ کرنا۔ سوال و جواب کے وقت بھی یہ قوت ہمہ وقت کار فرما رہ کر نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ سو کسی امر کے متعلق سوال پوچھنے میں بھی قوت فکر سے کام لینا چاہئے۔

☆......سوال ایسا ہونا چاہئے جو بامعنی اور بامقصد ہو اور اپنے اندر کوئی ابہام نہ رکھتا ہو۔ سوال اس طور پر اور ایسے الفاظ میں پوچھنا چاہئے کہ جواب دینے والے پر استفسار پورے طور پر واضح ہو جائے۔

☆......سوال پوچھنا بھی ایک رنگ میں مچھلی پکڑنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ہر شخص اس وقت تک مچھلی نہیں پکڑ سکتا جب تک وہ مچھلی پکڑنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں سے واقف نہ ہو۔ پس سوال پوچھنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں کو مد نظر رکھا جائے۔

☆......محض سوال کرنے کی غرض سے سوال نہیں کرنا چاہئے بلکہ جب بھی ذہن میں کوئی سوال آئے قوت فکر سے کام لیتے ہوئے پہلے خود اس سوال کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر اس غور و فکر کے نتیجہ میں خود جواب معلوم ہو جائے تو پھر خواہ مخواہ سوال نہیں پوچھنا چاہئے۔

☆......یہ طریق نامناسب ہوتا ہے کہ آدمی سوال کی نیت سے کمرے میں داخل ہو اور جو سوال وہ سوچ کر آیا ہو خواہ کسی اور سوال کے ضمن میں اس کے اپنے سوال کا جواب آچکا ہو پھر بھی وہ کھڑے ہو کر اپنا سوال دہرانے سے باز نہ آئے۔

(تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب)

☆......☆......☆

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

کائنات کے پھیلنے کے بارہ میں ایک جدید تصور

ایک اخبار لکھتا ہے کہ یہ خبر سائنس دانوں کے لئے ایک دھماکے سے کم نہیں کہ ہماری کائنات میں کہیں ایسی کشش ثقل موجود ہے جو اس کے مرکز کی کشش ثقل کے خلاف کام کر رہی ہے۔ چنانچہ اس کا یہ نتیجہ ہے کہ کائنات سات ارب سال پہلے کے مقابلہ میں ۲۰ فیصد زیادہ رفتار سے پھیل رہی ہے۔

یہ تحقیق تین سال قبل "ہائی زیڈ سپر نووا سرچ ٹیم" نے شروع کی تھی جو امریکہ کی Mount Stromlo and Siding Spring Laboratories سے متعلق ہیں اور فروری ۹۸ء کے جریدہ "سائنس" میں شائع ہوئی تھی۔ اس ٹیم کے سربراہ Dr Brian Schmidt کہتے ہیں کہ وہ خود اپنے مشاہدہ پر سخت حیران و پریشان ہیں۔ ان کے بعض ساتھی بھی شک و شبہ کا اظہار کر رہے ہیں اور سائنسدانوں کو اپیل کر رہے ہیں کہ ابھی کوئی فیصلہ نہ دیں اور مزید تحقیقات کا انتظار کریں۔

ان کی تحقیق کے مطابق کائنات کا وہ حصہ جو نسبتاً کم عمر اور مرکز کائنات کے قریب ہے وہ ۶۵ کلومیٹر فی سیکنڈ فی میگا پارسک فاصلہ کی رفتار سے پھیل رہا ہے جبکہ عمر میں زیادہ اور مرکز سے دور واقع حصوں کے پھیلاؤ کی رفتار ۱۳ اکلومیٹر فی سیکنڈ فی میگا پارسک ہے۔ ایک Magaparsec اتنا فاصلہ ہے جو روشنی 3.26 ملین سالوں میں طے کرتی ہے۔

اس اہم تحقیق پر مشہور سائنس دان ڈاکٹر پال ڈیویز نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"Dr Paul Davies,a leading cosmologist based in Adalaide, said that if High-Z team,s observations held anti-gravity must be giving the outward rush a boost by countring the pull of gravity, and cosmologists would have to re think Theories of the birth & life of the Universe." *(Sydney Morning Herald 28.2.98)*

یعنی اگر ہائی زیڈ ٹیم کے مشاہدات درست ثابت ہوتے ہیں تو منفی کشش ثقل مرکزی کشش ثقل کے خلاف کام کر کے کائنات کے پھیلاؤ کو بڑھانے کا کام کرتی ہے اور اگر یوں ہے تو ماہرین فلکیات کو کائنات کی پیدائش اور زندگی کے نظریات پر دوبارہ غور کرنا ہوگا۔

مذکورہ بالا تحقیق اور اس طرح کی دوسری تحقیقات یہی ثابت کرتی ہیں کہ ہماری کائنات کا ایک آغاز ہے لہذا اس کا ایک انجام بھی ہونا چاہئے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات ازلی ابدی اور از خود نہیں اس لئے اس کا کوئی مدبر بالارادہ خالق ہونا چاہئے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے مشہور برطانوی سائنس دان سٹیفن ہاکنگ لکھتے ہیں:

" So long as Universe had a beginning, we could suppose it had a creator. But if the Universe is really completely self-contained, having no boundry or edge, it would have neither beginning nor end, it would simply be. What place then for a creator." *(A brief history of Time, by Stephen Hawking, Bantam Books London p-149)*

یعنی "اگر اس کائنات کا کوئی آغاز ہے تو اس کا ایک خالق بھی تسلیم کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ یہ کائنات اپنی ذات میں کامل اور مکمل ہے تو پھر اس کا نہ کوئی آغاز ہوگا اور نہ انجام۔ پس اپنے آپ سے خود بخود یونہی ہمیشہ سے ہوگی اور ایسی صورت میں کسی خالق کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے"۔

قرآن مجید فرماتا ہے کہ کائنات کا آغاز بھی ہے اور انجام بھی اور خدا کے سوا ہر چیز بالآخر فنا ہونے والی ہے۔ اجرام سماوی بھی ایک مقررہ مدت تک اپنا مفوضہ کام سرانجام دے کر موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ جیسے فرمایا "كُلٌّ يَجْرِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى" (لقمان: ۳۰) یعنی ہر کرہ ایک وقت مقررہ تک چلتا چلا جائے گا اور بالآخر تمام کائنات کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ مخلوقات اور کائنات کا ذرہ ذرہ جو پیدائش، موت اور اجل مسمّٰی (مقررہ وقت) کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ وہ زبان حال سے اپنے خالق و مالک کے وجود پر بانگ دہل گواہی دے رہا ہے۔ اردگرد پھیلی ہوئی تمام مخلوقات میں شیشوں کی مانند خدا کی صفات جھلکتی نظر آتی ہیں۔ کتنا سچ ہے کہ "بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا"۔

Watch Huzur everyday on Intelsat
SUPER OFFER
Zee-TV Cards & Dec
>DM589.00<
This offer is for short time
MTV AHMADIYYA
Digital & Analog Dec.
Rec LCN & Dish are available
just call Saeed A.Khan
Authorised ZEE TV (Agent)
Tel: 00-49 -8257 1694
Fax: 00-49 -8257 928828
Helpline: 0049 171 343 5840
e-mail:S.Khan@t-online.de
Apna TV
SKY

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALSNEEDS
Tel:0141-211-8257
Fax:0141-211-8258

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

انفاق فی سبیل اللہ

ریاض محمود باجوہ ۔ مربی سلسلہ، ربوہ)

قیام توحید، دین اسلام کے غلبہ اور انسانیت کی عظمت کے قیام کے لئے جو شاندار قربانیاں اور اخلاص و فدائیت کے عظیم الشان اور قابل ذکر و فخر نمونے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے پیش کئے ان کی نظیر سوائے آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کے اور کہیں نظر نہیں آتی۔ انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے، کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے...... بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خداتعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے"۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۶)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد نے آپؑ کی جماعت پر اعتراضات کئے اور کہا کہ جماعت میں صرف مولوی نورالدین ہی ہیں جو عملی آدمی ہیں تو اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ اس افترا کا کیا خداتعالیٰ کو جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں............ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں"۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۶۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ اور اپنے صحابہ کے متعلق تاثرات کی تصدیق کس شان سے ہوتی ہے اس کے لئے درج ذیل ایمان افروز واقعات ہمارے سامنے سچی گواہیاں بن کر کھڑے ہیں:

☆......☆......☆

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ اپنے ایک مضمون میں حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحبؓ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے۔ اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ سینکڑوں روپے ماہوار اس زمانہ میں آپؓ کی آمد ہوتی لیکن آپؓ کی دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف ۲۰ روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اشاعت قرآن کریم اور اشاعت اسلام کے لئے بھیج دیتے۔ ۱۹۴۰ء میں جب گرانی ہوگئی تو ۴۰ روپے ماہوار رکھنے شروع کر دئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمت دین کے لئے دیا۔ وہ خود ٹانگوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے باہر نہیں آسکتے تھے۔ اس لئے یہ عاجز انکی خدمت میں ان کے مکان پر ہی حاضر ہوتا رہتا اور ان کی باتوں سے لطف اٹھاتا تھا۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں ان کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور ان کا کلرک بھی بیٹھتا تھا۔ وہی سونے کا کمرہ تھا، وہی بیٹھک اور وہی دفتر۔ اس میں سارا پڑا ہوا سامان چالیس پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک ایک سال میں دس دس ہزار روپیہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھیج دیتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو عالی شان مکان بنالیتے اور اسے اچھی طرح سے سجالیتے لیکن اپنی ذات کے لئے سادگی اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اس کی تسکین میں لذت پاتے تھے۔ اور خود کو فراموش کئے ہوئے تھے۔ ذرا اس قسم کے لوگ دنیا میں تلاش تو کرکے دیکھو، کیا کہیں مل سکتے ہیں؟"۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ۔ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۱)

☆......☆......☆

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء میں حضرت منشی اروڑے خانؓ کے جذبۂ انفاق فی سبیل اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہ بھول سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا اور اسکے بعد انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں۔ اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہوگئی اور وہ چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بکرے کو ذبح کیا جارہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا۔ اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان سے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اسی طرح وہ کئی منٹ روتے رہے۔ منشی اروڑے خان صاحب مرحوم نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی چھٹی ملتی پھر قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آکر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی ہو اور میں حضرت مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپیہ تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی۔ اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرکے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو........ یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص کا کیسا شاندار نمونہ ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے، قربانیاں بھی کرتا ہے، مہینہ میں ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں بلکہ تین تین دفعہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان پہنچ جاتا ہے، سلسلہ کے اخبار، کتابیں بھی خریدتا ہے۔ ایک معمولی سی تنخواہ ہوتے ہوئے جب کہ آج اس تنخواہ سے بہت زیادہ تنخواہیں وصول کرنے والے اس قربانی کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی قربانی نہیں کرتے۔ اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ امیر لوگ جب حضرت مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت میں سونا پیش کرتے ہیں تو میں ان سے پیچھے کیوں رہوں۔ چنانچہ وہ ایک نہایت ہی قلیل تنخواہ میں سے ماہوار کچھ رقم جمع کرتا اور ایک عرصہ دراز تک جمع کرتا رہتا ہے۔ نہ معلوم اس دوران میں اس نے اپنے گھر میں کیا کیا تنگیاں برداشت کی ہونگی۔ کیا تکلیفیں تھیں جو اس نے خوشی سے جھیلی ہونگی۔ محض اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اشرفیاں پیش کر سکے"۔ (اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۶۹۔۷۰)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ کی زبان مبارک سے حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی کی ایک ایمان افروز روایت یوں مذکور ہے:

"منشی ظفر احمد صاحبؓ مرحوم بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لدھیانہ میں کسی ضروری تبلیغی اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا۔ اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے۔ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جاکر روپیہ لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپور تھلہ گیا۔ اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کرکے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دئے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپور تھلہ کو (کیونکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے تھے کہ اس رقم کا جماعت نے انتظام کیا ہے) دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ گئے تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ "منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی"۔ منشی صاحب نے حیران ہوکر پوچھا "حضرت! کونسی امداد، مجھے تو کچھ پتہ نہیں؟" حضرت صاحب نے فرمایا، "یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپور تھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے"۔ منشی صاحب نے کہا حضرت! منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ اس کے بعد منشی اروڑا صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔ اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کے لئے
جدید اور دیدہ زیب ملبوسات، کھلا کپڑا، بچوں کے لئے چوڑیاں،
دوپٹے، کاجل، مہندی، ابٹن، بندیا، پازیب، جدید فیشن کی انڈین اور
یورپین جیولری اور شادی بیاہ کی دیگر اشیاء کے علاوہ
اگر آپ جرمنی سے پاکستان یا کسی اور ملک کے لئے
ہوائی سفر کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے رجوع کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی
ہوں ٹکٹ کی ہوم ڈلیوری کا انتظام موجود ہے۔
خوشخبری، بذریعہ سعودی عربین ائرلائنز پاکستان جاتے ہوئے براستہ
جدہ عمرہ کی سہولت، کرایہ نہایت پرکشش

Continental Fashions

Walther rathenau Str.6 , 64521 Gross Gerau - Germany

Tel: 06152-39832 /911334

Fax: 06152-911335

Mobile: 0171-6356206

E-Mail Asad.Tariq@t-online.de

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت میاں جان محمد صاحب کا انٹرویو

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت میاں جان محمد صاحب ۶؍ ستمبر ۹۸ء کو ۱۰۸؍ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ کچھ عرصہ قبل جب آپؓ محمود آباد ضلع عمرکوٹ میں رہائش پذیر تھے تو آپؓ کا ایک مختصر انٹرویو مکرم ناصر فاروق سندھو اور انیس احمد ندیم صاحبان کے قلم سے ماہنامہ ’’تشحیذ الاذہان‘‘ ربوہ مئی ۹۸ء میں شامل اشاعت ہوا۔

حضرت میاں جان محمد صاحبؓ ۱۸۹۱ء میں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں پھیروچیچی میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد حضرت غلام محمد صاحبؓ نے ۱۹۰۵ء میں دستی بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ اُس وقت گاؤں میں چند ایک احمدی تھے اسلئے گاؤں والوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا تھا حتیٰ کہ مسجد میں بھی نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ جب یہ صورتحال حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں عرض کی گئی تو آپؑ نے فرمایا کہ تم سب احمدی احباب زمین پر خالی جگہ اور صاف جگہ دیکھ کر نماز پڑھ لیا کرو اور یہ امید رکھو کہ وہ مسجد بھی ایک دن تمہیں ملے گی۔ چنانچہ احباب نے اس حکم کی تعمیل کی لیکن جمعہ قادیان جاکر پڑھا کرتے تھے۔ آخر حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق مسجد احمدیوں کو مل گئی کیونکہ سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

حضرت میاں جان محمد صاحبؓ بچپن سے ہی اپنے والد صاحبؓ کے ہمراہ قادیان جاتے رہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی توفیق بھی پائی اور ہر نماز جمعہ کے بعد حضرت اقدسؑ سے حسب روایت مصافحہ اور اور ملاقات کا شرف بھی حاصل کرتے رہے۔ حضورؑ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا سلسلہ حضورؑ کی وفات تک جاری رہا۔

حضرت میاں صاحبؓ کے گاؤں سے قریب ترین سکول دس میل کے فاصلہ پر تھا اسلئے آپ باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکے تاہم آپ کو قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور دیگر لٹریچر پڑھتے رہنے کی وجہ سے تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا آگیا۔ آپ کا بچپن انتہائی سادگی سے کھیتی باڑی میں گزرا۔ آپکے بچپن میں حضرت مصلح موعودؓ کبھی کبھی شکار کھیلنے آپ کے گاؤں آیا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر آپ اور آپکے بعض دوست حضورؓ کے ہمراہ شکار کرنے کیلئے نکل جایا کرتے تھے۔

جب حضرت مصلح موعودؓ نے احمدیوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تلقین فرمائی تو حضرت میاں صاحب بھی فوج میں بھرتی ہوگئے۔ اُس زمانہ میں یہ ملازمت سال میں دو ماہ ہوا کرتی تھی اور دس ماہ چھٹیاں ہوتی تھیں۔ عام فوجی کی تنخواہ بارہ روپے تھی اور آپ کو آپکے عہدہ کی وجہ سے پندرہ روپے ماہوار ملا کرتے تھے۔ ملازمت کے دوران ہی فٹ بال کھیلتے ہوئے آپکی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ جس کے بعد آپ نے ملازمت چھوڑ دی۔

-......☆......☆......☆......-

مکرم صوبیدار خوشحال خان صاحب

محترم صوبیدار خوشحال خان صاحب کا تعلق موضع بنی، ٹوپی صوبہ سرحد سے تھا۔ آپ نے رؤیا دیکھی کہ ایک بڑے مجمع کو ایک بہت نورانی شخصیت اردو / پنجابی میں وعظ و نصیحت فرما رہی ہے۔ تقریر ختم ہوئی تو انہوں نے مجھے آواز دی ’’خوشحال ادھر آؤ‘‘۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کسی اور کا نام خوشحال ہوگا مجھے یہ کیسے پہچانتے ہیں۔ انہوں نے پھر آواز دی اور میں نے پھر ادھر ادھر دیکھا۔ تیسری آواز پر میری طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ میں خوشی سے پھولا نہ سمایا اور بھاگ کر گیا۔ انہوں نے مجھے بغل میں پکڑ کر فرمایا چلو رسول کریم ﷺ کے دربار میں چلیں۔ سارا مجمع بھی پیچھے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑا چلنے کے بعد ہم ایک چمکتے ہوئے تخت تک پہنچے جس پر رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور اس سے ایسی نور کی چمکتی ہوئی شعاعیں نکل رہی تھیں کہ آنکھیں دیکھنے کی تاب نہ رکھتی تھیں۔ میرا جسم پسینہ سے تر تھا اور بدن پر لرزہ طاری تھا کہ آنکھ کھل گئی۔......

آپ پیر کوٹھے والے حضرت سید امیر صاحب کے مریدوں میں سے تھے جن کے ذریعہ یہ خوشخبری ملی تھی کہ امام مہدی پیدا ہو گیا ہے اس کی زبان پنجابی ہے مگر ابھی اس نے دعویٰ نہیں کیا۔ آپ فوج میں تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں شرق اوسط کے محاذ پر چلے گئے اور جنگ کے خاتمہ پر عمرہ و حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ واپس آئے تو مردان میں محترم قاضی محمد یوسف صاحب سے تعارف ہوا اور دوسرے احمدیوں سے ملاقات ہوئی تو پتہ چلا کہ امام مہدی آکر فوت ہوگئے اور اب اُن کے دوسرے خلیفہ کا زمانہ ہے۔ انہی دنوں آپ کا ایک بیٹا تانگے کے نیچے آکر شدید زخمی ہو گیا تھا جس کے بچنے کی امید بھی نہیں تھی لیکن آپ احمدیوں کے ساتھ قادیان تشریف لے گئے۔

قادیان پہنچے تو حضرت مصلح موعودؓ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے مجھے رسول کریم ﷺ سے ملایا تھا۔ چنانچہ اسی وقت بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ محترم صوبیدار صاحب کا مختصر ذکر خیر آپکے بیٹے مکرم صوبیدار عبدالغفور خان صاحب کے قلم سے ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ مارچ ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میرے والد نے بیعت کے وقت حضرت مصلح موعودؓ کو بتایا کہ ہمارے خاندان میں آٹھ دس پشتوں سے ایسا سلسلہ چلا آرہا ہے کہ دو بیٹے پیدا ہوتے ہیں، ایک لاولد مر جاتا ہے اور دوسرے کے پھر دو بیٹے پیدا ہوتے ہیں۔ میرا ایک بیٹا زخمی ہو کر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے دعا کریں کہ اُس کو شفا ہو اور اولاد زیادہ ہو جائے۔ حضورؓ نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کو صحت عطا فرمائے گا اور کثیر اولاد عطا فرمائے گا چنانچہ جب آپ واپس گاؤں آئے تو آپ کا بیٹا دن بدن تندرست ہو گیا اور اُس نے ۸۲ سال عمر پائی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے کثیر اولاد سے نوازا۔ باقی بچوں کی عمریں بھی ۸۰ سال سے زیادہ ہوئیں اور سب کو اولاد عطا ہوئی۔ آپ کی شہادت کے وقت نو بیٹے اور دو بہنیں زندہ تھیں۔ دو بیٹے کرنل ہوئے اور پوتوں میں تین میجر ایک کرنل ایک بریگیڈیئر اور بہت سے دوسرے سول اور ملٹری عہدوں پر فائز ہوئے اور آج اولاد کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

محترم خوشحال خان صاحب کے خاندان کی افرادی قوت چونکہ نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے دوسروں نے زبردستی آپکے خاندان کی جائیداد پر قبضہ کر کے آپ کے والد کو علاقہ بدر کر دیا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد آپ نے اپنے محکمہ کے انگریز افسروں کی مدد سے مقدمہ کیا تو ساری جائیداد واپس مل گئی۔

ریٹائر ہونے کے بعد آپ اپنے گاؤں آگئے۔ نماز جمعہ کیلئے ٹوپی جایا کرتے۔ جلسہ سالانہ پر قادیان جاتے اور فوجی وردی میں حضرت مصلح موعودؓ کی حفاظتی ڈیوٹی سرانجام دیتے۔ جلسہ جوبلی کے موقع پر جب آپ نے حضورؓ سے صحت کی کمزوری کی شکایت کی تو حضورؓ کے ارشاد پر آپکے لئے کرسی رکھ دی گئی جس پر بیٹھ کر آپ نے ڈیوٹی دی۔ ۲۱؍ مئی ۱۹۴۲ء کو جمعہ کی نماز سے واپسی پر راستہ میں ایک جنگل میں جو شہیدان کہلاتا ہے چند معاندینِ احمدیت نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا اور ایک خط نعش پر چھوڑ گئے کہ ہم نے قادیانی کو قتل کیا ہے، پیچھا نہ کیا جائے اور خلاف گواہی نہ دی جائے۔

جب محترم صوبیدار صاحب کی شہادت کی اطلاع قادیان تک پہنچی تو سارے ہندوستان کی جماعتوں نے احتجاج کئے۔ انگریزوں نے جرگہ مقرر کیا جس نے خود تحقیقات کر کے باثر قاتلوں کو سات سے چودہ سال قید اور جائیداد ضبط کرنے کی سزائیں دیں۔

مضمون نگار مزید لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی قربانی کے عوض اللہ تعالیٰ نے چند سالوں میں مجھے وائسرائے کمیشنڈ آفیسر بنا دیا چنانچہ تقسیم ملک کے وقت حفاظت مرکز کے تحت خاص خدمت کی توفیق عطا ہوئی اور اس کے بعد جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے مواقع پر بھی حفاظت خاص میں ڈیوٹی دینے کی توفیق پائی اور ۷۴ء کے بعد کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے افسر حفاظت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

-......☆......☆......☆......-

جماعت احمدیہ نیویارک کے ماہنامہ ’’نوائے ظفر‘‘ اپریل ۹۸ء میں امریکہ میں ہونے والی تبلیغی اور دیگر جماعتی کارگزاری کو پیش کیا گیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق شعبہ اشاعت کو کوئینز برو پبلک لائبریری کی طرف سے قرآن کریم کے مختلف تراجم کی ۹۷ کاپیوں کا آرڈر موصول ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اور خبر کے مطابق نیویارک کے خدام نے عیدالفطر کے موقع پر مشروبات فروخت کر کے قبرستان کے لئے ایک ہزار ڈالر کی رقم جمع کی۔

-......☆......☆......☆......-

شعرائے احمدیت

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب

محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ۱۹۲۵ء میں ویرووال ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد قادیان آگئے جہاں سے ۱۹۴۱ء میں میٹرک کیا اور پھر ایف سی کالج لاہور سے B.Sc اور ۴۷ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے M.Sc کی ڈگری لی۔ پھر ۵۱ء تک فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کام کرتے رہے۔ مئی ۵۱ء میں تعلیم الاسلام کالج سے وابستہ ہوئے۔ ۶۲ء سے ۶۵ء تک ڈرہم یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہ کر نیوکلیئر فزکس میں Ph.D کی۔ ۶۵ء میں تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس کے صدر مقرر ہوئے۔ ۲۹؍ نومبر ۱۹۸۳ء کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے وفات پائی۔

محترم ڈاکٹر خان صاحب ہر دلعزیز شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر بھی تھے اور ادبی حلقوں میں معروف تھے۔ آپ کے شعری مجموعہ کا نام ’’رود چناب‘‘ ہے۔ جس کا مختصر تعارف ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ مارچ ۹۸ء میں مکرم میر انجم پرویز صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں :

خنجر ناز اٹھا ہے سر مقتل تو کیا
جاں لٹانے کو چلے آئے ہیں دیوانے بھی

صبح کا نور ترے حسن جہاں تاب کی ضو
شفق شام ہے غازہ تری رعنائی کا

نوکِ شمشیر سے مرا سینہ ہے فگار
مجھ سے مجروح کو اک تیر قضا اور سہی

تازگی جسم کو دے جاں کو توانائی دے
مضطرب دل کو مرے صبر و شکیبائی دے

اے زمیں سے گلِ صد رنگ اگانے والے
تودۂ خاک ہوں تو صورت و زیبائی دے

فکرِ بالیدہ عطا کر مری ہر سوچ بدل
گنگ ہے میری زباں طاقتِ گویائی دے

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

25/09/98 - 01/10/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.

For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 25th September 1998 — 05 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
- 00.45 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class No. 21 (R)
- 01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 323, Rec: 02/10/97 (R)
- 02.15 Quiz Programme: History of Ahmadiyyat, Part 59.
- 03.00 Urdu Class: With Huzoor (R)
- 04.10 Learning Arabic: Lesson No. 11 (R)
- 04.30 MTA Variety: Speech by Chaudhry Hameed Ullah Sahib (R)
- 04.50 Homeopathic Lesson: Lesson No.164 (R)
- 06.00 Tilawat, Seerat-un-Nabi
- 06.45 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class No. 21. (R)
- 07.05 Pushto Items: Darsul Hadith
- 07.15 Pushto Quiz: with Khuddam.
- 07.50 Tabarrukaat: Speech by Hadhrat Maulana Jalal Uddin Shams Sb. J/S Rabwah 1968(R)
- 08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.323 (R)
- 09.45 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 10.55 Computer for Everyone: Part 77
- 11.25 Bengali Service: The glorious Qur'an according to the writings of The Promised Messiah (A.S.)
- 12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 13.00 Friday Sermon - LIVE
- 14.05 Documentary: Exhibition of Handicrafts
- 14.45 Rencontre Avec Les Francaphones(New): With Huzoor, Rec: 21/09/98.
- 15.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 324 Rec: 07/10/97
- 16.50 Friday Sermon (R)
- 18.00 Tilawat Seerat un Nabi
- 18.25 Urdu Class(New):
- 19.35 German Service: Discussion with Khuddam
- 20.35 Children's Class: No. 109, Final Part.
- 21.05 Medical Matters: The 'Kawasaki' virus.
- 21.40 Friday Sermon (R)
- 22.45 Rencontre Avec Les Francaphones(New): With Huzoor. Rec: 21/09/98 (R)

Saturday 26th September 1998 — 06 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, Hadith, News
- 00.35 Children's Class: No.109, Final Part (R)
- 01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.324 (R)
- 02.10 Friday Sermon (R)
- 03.15 Urdu Class(New)
- 04.20 Computer For Everyone: Part 77 (R)
- 04.50 Rencontre Avec Les Francaphones (R)
- 06.00 Tilawat, Darsul Hadith,News
- 06.50 Children's Class: No.109, Final Part (R)
- 07.20 Saraiky Programme: Mulaqat with Huzoor Rec: 31/03/95
- 08.20 Dars Malfoozat
- 08.45 Medical Matters: The 'Kawasaki' virus. (R)
- 09.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.324 (R)
- 10.20 Urdu Class: With Huzoor (R)
- 11.25 MTA Variety: An Interview.
- 12.00 Tilawat, News
- 12.40 Learning Danish: Lesson No. 9
- 13.05 Indonesian Hour: Bahtera Nuh, More...
- 14.10 Bengali Programme: Institution of Khilafat Cactus House, more...
- 15.10 Children's Class(New): Rec. 26/09/98
- 16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.325
- 17.30 Al-Tafsir ul Kabir: Programme No.11
- 18.00 Tilawat, Darsul Hadith
- 18.15 Urdu Class(New): Rec.25/09/98
- 19.25 German Service: Sport, Discussion
- 20.25 Children's Corner: Qur'an Quiz, No. 23
- 20.50 Q/A Session with Huzoor and Khuddam.
- 22.25 Children's Class: Rec.26/09/98 (R)
- 23.30 Learning Danish: Lesson No.9 (R)

Sunday 27th September 1998 — 07 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, Hadith, News
- 00.40 Children's Corner: Qur'an Quiz, No.23 (R)
- 01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.325 (R)
- 02.05 Canadian Horizon: Q/A Session held in Toronto, With Huzoor, Rec: 25/06/94
- 03.20 Urdu Class(New): Rec. 25/06/98 (R)
- 04.25 Learning Danish: Lesson No. 9 (R)
- 04.55 Children's Class(New): Rec.26/09/98 (R)
- 06.00 Tilawat, Seerat un Nabi, News
- 06.55 Children's Corner: Qur'an Quiz, No.23 (R)
- 07.15 Friday Sermon: Rec.25/09/98 (R)
- 08.25 Q/A Session: Huzoor and Khuddam (R)
- 09.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.325 (R)
- 10.55 Urdu Class (New): Rec. 25/09/98 (R)
- 12.00 Tilawat, News
- 12.40 Learning Chinese: Lesson No. 97
- 13.10 Indonesian Hour: Quiz, Darsul Hadith...
- 14.10 Bengali Service: Divine Khilafat, Your personal health and welfare, More...
- 15.10 Huzoor's final address to the Khuddam ul Ahmadiyya Ijtema, 1998. Rec: 13/09/98
- 16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 326
- 17.20 Albanian Programme: Q/A with Huzoor from Augsburg,Germany. Rec:13/09/95
- 18.00 Tilawat, Seeratun Nabi
- 18.30 Urdu Class(New): Rec. 27/09/98
- 19.35 German Service: Physik, Kindersendung mit Amir Sb, More...
- 20.35 Children's Corner: Workshop No.4
- 21.10 Darsul Qur'an: No.7 Rec: 07.01.98
- 22.25 MTA Variety: Speech by Mohammad Azam Akseer Sb.
- 23.30 Learning Chinese: Lesson No. 97 (R)

Monday 28th September 1998 — 08 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, Darsul Malfoozat, News
- 00.50 Children's Corner: Workshop No.4 (R)
- 01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 326 (R)
- 02.25 MTA USA: Q/A Session with Huzoor held in Chino, California. Rec: 22/09/94
- 03.10 Urdu Class(New): Rec. 27/09/98 (R)
- 04.15 Learning Chinese: Lesson No.97 (R)
- 04.50 Huzoor's concluding address to the Khuddam ul Ahmadiyya Ijtema '98 (R)
- 06.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 06.50 Children's Corner: Workshop No.4 (R)
- 07.30 Dars ul Quran: No. 7 (R)
- 08.40 MTA Variety: Speech by Maulana Sultan Mahmood Anwar Sb.
- 09.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 326 (R)
- 10.15 Urdu Class: Rec. 27/09/98 (R)
- 11.20 MTA Sports: from Rabwah
- 12.00 Tilawat, News
- 12.40 Learning Norwegian: Lesson No.75
- 13.10 Indonesian Hour: Jawa, More.....
- 14.10 Bengali Service: Lecture Competition, more
- 15.15 Homeopathy Class: Class No.165, Rec: 18/06/96
- 16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 327
- 17.20 Turkish Programme: Qur'an Tafsiri, Pt 2
- 18.00 Tilawat, Darsul Malfoozat
- 18.15 Urdu Class: With Huzoor
- 19.25 German Service: Begegnung mit Huzoor.....
- 20.25 Children's Class: No. 110, Part 1
- 20.55 Rohani Khazaine
- 21.30 MTA Variety: Speech by Dr. Iftakhar Ahmad Ayaz Sb, J/S 1998 (UK)
- 22.00 Homeopathy Class: No. 165, Rec:18/06/96
- 23.10 Learning Norwegian: Lesson No.75 (R)

Tuesday 20th September 1998 — 09 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
- 00.45 Children's Class: No. 110, Part 1 (R)
- 01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 327 (R)
- 02.15 MTA Sports: from Rabwah (R)
- 02.40 MTA Variety: Speech by Dr. Iftakhar Ahmad Ayaz Sb, J/S UK 1998 (R)
- 03.15 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 04.20 Learning Norwegian: Lesson No. 75 (R)
- 04.50 Homeopathy Class: Lesson No. 165 (R)
- 06.00 Tilawat, Darsul Hadith, News
- 06.45 Children's Class: No. 110, Part 1 (R)
- 07.15 Pushto Programme: Friday Sermon by Huzoor, Rec: 28/03/97
- 08.20 Rohani Khazaine (R)
- 08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.327 (R)
- 10.05 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 11.10 Medical Matters: 'Your Diet'
- 11.30 Programme: 'Ahmadiyyat in Perspective'
- 12.00 Tilawat, News
- 12.30 Learning French: Lesson No.7 (R)
- 13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon by Huzoor, Rec: 17/11/97
- 14.05 Bengali Service: Discussion, Pineapple - the fruit of summer.
- 15.05 Tarjumatul Quran Class(N): Rec.29/09/98
- 16.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 328
- 17.10 Norwegian Programme: Contemporary Issues, Read by Noor A. Sahib
- 18.00 Tilawat, Darsul Hadith
- 18.30 Urdu Class: with Huzoor
- 19.35 German Service: Mathematik, More...
- 20.35 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class, No. 22
- 20.55 Children's Corner: Waqfeen e Nau Ijtema from Karachi, Part 1
- 21.30 Hamari Kaenat No. 142
- 21.55 Tarjumatul Quran Class: Rec.29/09/98 (R)
- 23.00 Learning French: Lesson No. 7 (R)

Wednesday 30th September 1998 — 10 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
- 00.50 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class, No. 22 (R)
- 01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.328 (R)
- 02.10 Medical Matters: 'Your Diet' (R)
- 02.30 Childrens Corner: Waqfeen e Nau Ijtema from Karachi. (R)
- 03.05 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 04.10 Learning French: Lesson No. 7 (R)
- 04.50 Tarjumatul Qur'an: Rec. 29/09/98 (R)
- 06.00 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
- 06.50 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class No. 22 (R)
- 07.10 Swahili Programme
- 08.00 Hamari Kaenat: Programme No. 142 (R)
- 08.25 MTA Variety: Talk by Muzaffar Ahmed Sb
- 09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.328 (R)
- 10.05 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 11.10 MTA Variety: Durr e Sameen, Part 8
- 12.00 Tilawat, News
- 12.30 Learning German: Lesson No.7
- 13.10 Indonesian Hour: Hadith, Nazm, More....
- 14.00 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor Rec: 30/04/98
- 15.05 Tarjumatul Quran Class: Rec. 30/09/98
- 16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 329
- 17.10 French Programme: Children's Class No.13
- 18.00 Tilawat, History of Ahmadiyyat
- 18.30 Urdu Class: with Huzoor
- 19.40 German Service: Kinder Lernen Namaz, IQ Quizsendung, More....
- 20.40 Children's Class: No. 110, Part 2
- 21.10 MTA Lifestlye: Perahan
- 21.40 Documentary: Uganda, 'Pearl of Africa'.
- 22.05 Tarjumatul Quran Class: Rec.30/09/98 (R)
- 23.10 Learning German: Lesson No. 7 (R)

Thursday 1st October 1998 — 11 Jama-diul-Sani

- 00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 00.45 Children's Class: No. 110, Part 2 (R)
- 01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 329 (R)
- 02.20 Canadian Programme: 'Meet our Friends'
- 03.00 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 04.05 Learning German: Lesson No.7 (R)
- 04.40 Tarjumatul Quran Class: Rec.30/09/98 (R)
- 06.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 06.45 Children's Class: No.110, Part 2 (R)
- 07.20 Sindhi Programme: Friday Sermon by Huzoor. Rec: 30/08/98
- 08.30 MTA Lifestyle: Perahan (R)
- 09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.329 (R)
- 10.05 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 11.15 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 60
- 12.00 Tilawat, News
- 12.40 Learning Arabic: Lesson No. 12
- 13.00 Indonesian Hour: Dars Malfoozat, More...
- 14.05 Bengali Service: Q/A with Huzoor, Part 2 Rec: 12/05/95
- 15.00 Homeopathy Class: No.166
- 16.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 330
- 17.10 Swedish Programme: A Children's session with Huzoor, Part 1. Rec: 03/12/96
- 18.00 Tilawat, Dars Malfoozat.
- 18.30 Urdu Class: with Huzoor (R)
- 19.35 German Service: Nazm, Quiz, More....
- 20.40 Children's Corner: Yassarnul Qur'an Class No. 23
- 21.00 From the Archives: Speech by Choudhry Mohammad Zafrullah Khan Sb, J/S 1968
- 22.05 Homeopathy Class: No. 166 (R)
- 23.10 Learning Arabic: No. 12 (R)
- 23.30 MTA Variety: 'Roshni ka Safar'.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 | Friday, September 25, 1998 | No. 39

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

عبیداللہ علیم کا ذکر انسائیکلوپیڈیا میں

آسمان شعر و سخن کا ایک روشن ستارہ جو ستاون سال تک ظلمت کدوں کو جگمگاتا رہا غروب ہو گیا۔ یعنی بر صغیر کے ایک معروف اور صاحب طرز اور چوٹی کے شاعر جناب عبیداللہ علیم صاحب انتقال فرما گئے۔ جناب علیم جیسی علمی و ادبی شخصیت کی شہرت و مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ان کی زندگی میں ان کا شمار چوٹی کے شاعروں میں ہوتا تھا۔ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا (مطبوعہ ۱۹۸۸ء) میں آپ کے متعلق حسب ذیل مختصر مگر جامع نوٹ شائع ہوا:

"عبیداللہ علیم، (۱۲ر جنوری ۱۹۴۱ء)۔ نامور شاعر، کمپیئر اور پروڈوسر۔ پیدائش بھوپال، وہیں ابتدائی تعلیم مکمل کی۔ دس سال کی عمر میں پاکستان آئے اور والدین کے ہمراہ کراچی میں قیام پذیر ہوئے۔ کراچی یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے اردو کے امتحانات پاس کئے۔ ابتداء میں ریڈیو پاکستان اور پھر پاکستان ٹیلی ویژن میں ملازمت اختیار کر لی۔ تصانیف میں یہ شامل ہیں: چاند چہرہ ستارہ آنکھیں، ویران سرائے کا دیا۔ 'چاند چہرہ ستارہ آنکھیں' پر آدم جی ادبی ایوارڈ ملا"۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا جلد دوم صفحہ ۹۸۳۔ چیئرمین، مدیر اعلیٰ مولانا حامد علی خان۔ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز چوک انارکلی لاہور۔ اشاعت اول ۱۹۸۸ء)

☆......☆......☆

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ کی قلمی تصویر

دہلی کے ممتاز صحافی، منفرد اسلوب تحریر کے حامل ادیب، کثیر تصانیف کے مصنف اور درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کے مشہور گدی نشین خواجہ حسن نظامی (۱۸۷۸ء۔ ۱۹۵۵ء) نے اپنے اخبار "منادی" میں ہر ہفتہ بعض لیڈروں کی قلمی تصویر کا سلسلہ شروع کیا جو بہت مقبول ہوا۔ اس ضمن میں آپ نے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں "چوہدری ظفر اللہ خان" کے زیر عنوان لکھا:

"دراز قد، مضبوط اور بھاری جسم، عمر چالیس سے زیادہ، گندمی رنگ، چوڑا چکلا چہرہ، فراخ چشم، فراخ عقل اور فراخ عمل، قوم مسلمان، عقیدہ قادیانی۔ چپ رہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم، وزیر ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں اور ہندو لیڈر بھی بادل نخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور ہر مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کے پالٹکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چوہدری ظفر اللہ ہے۔ میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔ ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے"۔

☆......☆......☆

بقیہ: انفاق فی سبیل اللہ از صفحہ نمبر ۱۲

بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتلایا۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔

اللہ اللہ یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو عطا ہوئے۔

ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے اور پھر حضرت صاحب کے سامنے رقم پیش کرتے ہوئے یہ ذکر نہیں کرتا کہ یہ رقم میں دے رہا ہوں یا کہ جماعت۔ تاکہ حضرت صاحب کی دعا ساری جماعت کو پہنچے۔ اور اس کے مقابل پر دوسرا فدائی یہ معلوم کر کے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور میں اس خدمت سے محروم رہا ایسا پیچ و تاب کھاتا ہے کہ اپنے دوست سے چھ ماہ تک ناراض رہتا ہے کہ تم نے حضرت صاحب کی ضرورت کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا"۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۶۱، ۶۲)

☆......☆......☆

حضرت حافظ معین الدینؓ صاحب عرف معنا کے حالات میں آپ کے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق لکھا ہے:

"حضرت حافظ معین الدین ...... کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے۔ بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت اقدسؑ کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے۔ خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا حافظ صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان فرمایا۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب ان کے پاس کچھ آتا تو فوراً جا کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دے آتے۔ باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو کہتے کہ حافظ! تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ۔ وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے سلسلہ کی کسی ضرورت میں صرف کر دیا جائے"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۳ و ۳۰۱)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یکم جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو ۱۰۱ اصحابہ کی فہرست بھی شائع کی اور ان سے کم از کم ایک ایک سو روپیہ چندہ کا مطالبہ فرمایا اور یہ اعلان فرمایا کہ اس تحریک میں چندہ دینے والوں کے نام بطور یادگار مینار پر کندہ کئے جائیں گے۔ مینارہ کی تکمیل پر ۲۹۸ مخلصین کے نام کندہ ہوئے۔ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ نے اپنا ذاتی مکان فروخت کر کے ایک ہزار روپیہ اس تحریک میں دیا۔

حضرت میاں شادی خان صاحب لکڑی فروش سیالکوٹ نے اپنے گھر کا سارا اسامان فروخت کر کے تین سو روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ "شادی خان صاحب سیالکوٹی نے بھی وہی نمونہ دکھلایا ہے جو حضرت ابو بکرؓ نے دکھلایا تھا کہ سوائے خدا کے اپنے گھر میں کچھ نہیں چھوڑا"۔ جب میاں شادی خان صاحب نے یہ سنا تو گھر میں جو چارپائیاں تھیں ان کو بھی فروخت کر ڈالا اور ان کی رقم بھی حضرت کے حضور پیش کر دی۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷ مع حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آپ کے بعض صحابہ میں بھی انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں صدیقی مناسبت پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اشتہار جلسہ الوداع (مشمولہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۷۶) میں اپنے صحابہ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی، میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی، میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی کے چندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں۔ گویا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی"۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۳۷ حاشیہ)

منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے ۱۹۴۵ء کی مجلس مشاورت میں تحریک کی گئی تو حضرت اقدس علیہ السلام کے ایک صحابی بشیر الدین صاحب بھاگلپوریؓ نے اس تحریک میں شامل ہوتے ہوئے اپنے جذبات کو درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:

"خدا تعالیٰ کا شکر ہے میں نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس وقت آپ سے سنا تھا کہ قادیان مرجع خاص و عام ہو گا اور اب دیکھ لیا ہے کہ عظیم الشان جماعت بن رہی ہے اور بنتی جا رہی ہے۔ اس لئے بہت زیادہ آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے ہال بننا چاہئے۔ کیونکہ ساری دنیا کے مذاہب کے نمائندے آئیں گے اور بڑے بڑے لوگ آئیں گے۔ ہماری ساری جائیدادیں اس ہال کی تعمیر کے لئے حاضر ہیں"۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۵۰۶)

☆......☆......☆

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔